اہلِ سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
FEBRUARY 2026
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 380
Regd. # MC-1177

دورانِ سفر جمع بینَ الصَّلاتین

تحقیق
حضرت علامہ مفتی محمد آصف مدظلہ عطاری نعیمی
(مفتی دار الإفتاء النُّور)

مُصدِّق
شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ
(شیخ الحدیث جامعۃ النور و رئیس دار الإفتاء النور)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

دورانِ سفر جمع بینَ الصّلاتین

تحقیق

حضرت مفتی محمد آصف عطاری نعیمی مدظلہ

(مفتی دارالإفتاء النُور)

مُصدِّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(رئیس دارالحدیث ورئیس دارالافتاء جامعۃ النُور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : دورانِ سفر جمع بین الصّلاتین

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / فروری 2026ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
01	پیش لفظ	5
02	الاستفتاء	9
03	الجواب	10
04	نمازوں کے اوقات مخصوص ہیں	14
05	میدانِ عرفات میں جمع بینَ الصّلاتین کی شرائط	16
06	کیا رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع فرمایا؟	18
07	رسول اللہ ﷺ نے جمع بینَ الصّلاتین کو گناہِ کبیرہ میں شمار فرمایا	18
08	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جمع بینَ الصّلاتین کو گناہِ کبیرہ میں شمار فرمایا	19
09	رسول اللہ ﷺ کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں احادیثِ مبارکہ	19
10	جمع صوری پر مشہور مُحدِّث امام یوسف آفندی زادہ کی صراحت	20
11	جمع بینَ الصّلاتین پر مزید احادیثِ مبارکہ	21
12	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جمع صوری پر صراحت	21
13	حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جمع صوری پر صراحت	24
14	جمع صوری پر اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صراحت	25

15	مشہور مُحدِّث علامہ بدرالدین عینی حنفی کی تمام احادیث کے درمیان تطبیق	26
16	خلاصہ کلام اور احناف کا مذہب	28
17	امام شافعی کے نزدیک عُذرِ شرعی کے سبب جمع بینَ الصلاتَین جائز ہے	39
18	امامِ اہلسنّت اور صدرالشریعہ کی مذکورہ عبارات کی فقہائے احناف کی عبارات کی روشنی میں وضاحت	41
19	تصدیقات	50
20	ماخذ ومراجع	52

پیش لفظ

نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدّد مقامات پر نماز قائم کرنے کا حکم اور نماز کی حفاظت کرنے والوں کے لئے کامیابی کی نوید ہے جیسا کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ (المؤمنون:۲۳/ ۹)

ترجمہ: اور (مُراد کو پہنچے) وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں مفتیٔ ثقلین نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی حنفی ۵۳۷ھ لکھتے ہیں: "یُحَافِظُونَ أي یُداوِمون في أوقاتِها علی شرائطِها ومُراعاةِ حُدودِها وحقوقِها ومعانِيها" (التیسیر فی التفسیر، المؤمنون:۲۳/ ۹، ۱۱/ ۱۳، مطبوعة: دار اللباب. أسطنبول، الطبعة الأولی ۱٤٤۰ھ-۲۰۱۹م)

یعنی: ایمان والے نماز کو اوقاتِ نماز میں شرائط، حدود، حقوق اور معانی کی رعایت کرتے ہوئے ہمیشگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

اور نماز کو اُس کے مقررہ وقت پر پڑھنے کے متعلّق امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ حدیثِ مبارک روایت کرتے ہیں: "عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ: رُكُوعِهِنَّ، وَسُجُودِهِنَّ، وَوُضُوئِهِنَّ، وَمَوَاقِيتِهِنَّ، وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ" (المسند لأحمد بن حنبل، مسند الكوفيين، حديث حنظلة الكاتب الأسيدي، رقم الحديث: ۱۸۳٤٥، ۳۰/ ۲۸۷، مطبوعة: مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۲۱ھ-۲۰۰۱م)

یعنی: حضرتِ حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے پانچوں نمازوں کی رُکوع، سُجُود، وُضو اور وقتوں کے ساتھ یہ جانتے ہوئے حفاظت کی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے، تو وہ جنّت میں داخل ہو گا۔

اِسی طرح علامہ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ عبسی کوفی متوفی ۲۳۵ھ اور امام ابو القاسم سلیمان احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ حدیث مُبارک روایت کرتے ہیں: ”عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ« :مَا يُجْلِسُكُمْ؟ «قُلْنَا: نَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، قَالَ« :أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ؟ «، قُلْنَا :لَا، قَالَ :فَإِنَّهُ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُضَيِّعْهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَهُ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ“(المسند لابن أبي شيبة، حديث كعب بن عجرة عن النبي ﷺ، رقم الحديث:٥١٢، ٣٤٨/١، مطبوعة: دار الوطن، الرياض)(المعجم الكبير للطبراني، باب الكاف، عامر الشعبي، عن كعب بن عجرة، رقم الحديث: ١٠٢٢، ١٤٢/١٩، مطبوعة: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

یعنی: حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے اور پُوچھا کہ تُم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہوں؟ ہم نے عرض کی کہ ہم نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کیا تُم جانتے ہو، تُمہارا ربّ کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جس نے نمازوں کو اپنے وقت میں پڑھا اور اُس کو ہلکا جانتے ہوئے ضائع نہ کیا، تو میرے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ میں اُسے جنّت میں داخل کروں۔“

مذکورہ تفصیل سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ نماز کو اپنے وقت کا خیال رکھتے ہوئے (باجماعت) ادا کرنا کس قدر ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ مسلمان حضر و سفر میں نماز کو اپنے وقت میں پڑھتے ہیں اور اِس کی فکر کرتے ہیں البتہ کسی مجبوری اور عُذر کے سبب دو نمازوں کو ایک ساتھ (صُورتاً) جمع بھی کر دیتے ہیں، جس کی اِجازت نبی اکرم ﷺ نے کثیر اَحادیث میں مرحمت فرمائی ہے۔اَب رہی یہ بات کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کی کیفیت کیا ہے؟اِس بارے عند الائمہ اختلاف ہے۔اِس رِسالے میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی صُورتوں، احناف کے نزدیک "جمع بین الصلاتین" کی جائز اور ناجائز صُورت پر تفصِیلاً بحث کی گئی ہے نیز امام اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ اور صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی۱۳۶۷ھ کی ایک عِبارت کے متعلّق وضاحت اور اس کا درست محمل بیان کیا گیا ہے۔ یہ رِسالہ درحقیقت دار الاِفتاء النّور میں پیش کردہ ایک استفتاء کا جواب ہے۔

ہمارے ادارے دار الاِفتاء النّور کا قیام جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے زیرِ اہتمام ۲۰۰۰ء میں ہوا اور وقتِ قیام سے اب تک جمعیت اشاعت اہلسنّت کا یہ شعبہ بڑی کامیابی سے عوامِ اہلسنّت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔پھر اِس شعبہ میں تدریب اور تخصّص فی الفقہ کا آغاز ہوا۔ جس سے اہلسنّت کو کئی قابل مفتی حاصل ہوئے۔اِس شعبہ سے منسلک ہو کر کئی علماء کرام نے ایک طویل عرصے تک بڑی محنت اور ذُوق کے ساتھ تدریب کرنے کے بعد اِجازتِ اِفتاء کی اسناد حاصل کیں اور وہ کراچی اور پاکستان کے دیگر شہروں حتّٰی کہ بیرونِ ملک بھی تقریراً اور تحریراً مسلکِ اہلسنّت اور فقہ حنفی کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں اور ابھی تک اپنے مرکز سے منسلک ہیں۔ دار الاِفتاء النّور سے جن قابل

اور محنتی علماء کرام کو اجازتِ اِفتاء حاصل ہوئی، اُن میں سے اب تک کے آخری مُحرّرِ رسالہ ''محترم مفتی محمد آصف عطاری نعیمی مد ظلہ'' ہیں، جنہوں نے اِس رسالے کو کثیر اور ترتیب وار جُزئیات کے ساتھ بہترین انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اِس سے پہلے بھی اِن کا ایک بہترین تحقیقی رسالہ ''اَوراقِ مُقدّسہ کی ری سائیکلنگ کی شرعی حیثیت'' ادارہ ہٰذا سے شائع ہو چکا ہے۔ موصوف کی تحریرات خواہ رسالہ جات کی صُورت میں ہوں یا فتاویٰ جات کی، محنت و لگن اور ربط وضبط کا مظہر ہوتی ہیں۔ اِن کی تحریرات میں ہمارے اُستاد شیخ الحدیث و رئیس دار الاِفتاء النّور ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کی جھلک واضح طور پر دِکھائی دیتی ہے اور اُستاد محترم کی اِتباع کرنے والے مُحرّرین میں جو جتنا اُستادِ محترم کے انداز کو نقل کرتے ہوئے کام کرتا ہے، اُس کی تحریر میں کشش اور اِنفرادیت اُتنی ہی واضح نمودار ہوتی ہے۔

اللہ کریم محترم مفتی محمد آصف عطاری نعیمی دام ظلہ کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اِنہیں اِن کی جملہ دِینی خدمات کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور ہمیں بھی بانی ادارہ مُحسنِ اہلسنّت علامہ عرفان ضیائی دام ظلہ، تمام اساتذہ کرام اور محرّرِ رسالہ جیسے محقّقین کے نقشِ قدم پر چل کر اخلاص کے ساتھ دِینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس رسالہ کو جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) اپنے سلسلہ اشاعت 380 نمبر پر شائع کر رہا ہے۔ اللہ کریم اِس خوبصورت نِظام سے وابستہ ہر فرد کو سعادتِ دارین عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبیّ الکریم!

کتبہ: سیّد منیز عطاری نعیمی

المتخصص فی الفقہ الإسلامی دار الإفتاء النّور

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کراچی

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ

(۱) میں کینیڈا کارہائشی ہوں اور یہاں کی اکثریت مسلم آبادی ایک ہی وقت میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھتی ہے(مثلاً ظہر ہی کے وقت میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد فوراً عصر کی نماز ادا کرتے ہیں)۔ سوال یہ ہے کہ کیا فقہِ حنفی میں اس طرح جمع بَینَ الصَّلاتین یعنی ایک ہی وقت میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا جائز ہے؟

(۲) اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لئے جارہا ہو تو کیا دَورانِ سفر دو نمازوں کو ملا کر پڑھ سکتا ہے؟ جیسا کہ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان نے فتاوی رضویہ (کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، رسالہ انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ، فصل اول: آداب سفر و مقدماتِ حج میں، ادب نمبر ۴۳، ۱۰/۷۳۰، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور) میں اور صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی نے بہارِ شریعت (حج کا بیان، آداب سفر و مقدماتِ حج کا بیان، ادب نمبر ۶۰، ۱/۶/۱۰۶۳، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی) میں لکھا ہے کہ: ”سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث بمجبوری ظہر وعصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرلے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی انھیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشا کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کرلے کہ ان کو عصر وعشا کے ساتھ پڑھوں گا“۔ اس عبارت میں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ”جمعِ وقتی“

یعنی ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر امامِ اہلِ سنت اور صدر الشریعہ کی اِن عبارات کا کیا مطلب ہے؟

(سائل: محمد جنید فیروز، کینیڈا، معرفت علامہ عرفان ضیائی صاحب)

باسمه سبحانه تعالی وتقدس الجواب: (1) اللہ عزوجل نے ہر فرض نماز کا ایک خاص وقت مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس وقت سے پہلے اُس نماز کو پڑھنا صحیح ہے اور نہ ہی اُس وقت کے بعد اُس نماز کو پڑھنا جائز، ہاں فقط ایامِ حج میں میدانِ عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو اُس کی شرائط کے پائے جانے کی صورت میں ظہر کے وقت میں جمع کیا جاتا ہے، **لیکن چونکہ فی زمانہ جمع بینَ الصّلاتین کی شرائط کا تحقق بہت مشکل ہے لہٰذا جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں جمع بینَ الصّلاتین کی اجازت نہیں دی جائے گی** اور اسی طرح مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو عشاء کے وقت میں ادا کیا جاتا ہے، **لہٰذا سوائے میدانِ عرفات کی ظہر و عصر جب کہ کسی ایک جامع شرائط امام کی اقتداء میں ہوں، اور مزدلفہ کی مغرب و عشاء کے، ہر نماز کو اُس کے مقرر کردہ مخصوص وقت میں ہی پڑھنا لازم ہے، بارش ہو یا سفر ہو، کسی بھی عُذر کے سبب نہ تو کسی نماز کو اُس کے ابتدائی وقت سے مقدم کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے آخری وقت سے مؤخر کیا جائے گا، یہی احناف کا مذہب ہے۔** جس پر متعدّد آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہاء دلالت کرتی ہیں، رہا جمع بینَ الصّلاتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا، اس کی دو اقسام ہیں:

(1) **جمع صُوری:** یعنی دو نمازوں میں سے ہر ایک نماز کو اُس کے وقت میں اس طرح پڑھنا کہ ادائیگی میں صورتاً دونوں نمازیں مل جائیں مثلاً ظہر کی نماز کو اُس کے آخری وقت میں ادا کرنا کہ جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوں تو نمازِ عصر کا وقت

شروع ہو جائے اور فوراً ہی نمازِ عصر کو اُس کے اوّل وقت میں ادا کرلیا جائے، اسی طرح نمازِ مغرب کو اتنی تاخیر سے ادا کرنا کہ شفق غُروب ہونے کے قریب آجائے، پھر غُروبِ شفق کے فوراً بعد نمازِ عشاء کا وقت شروع ہوتے ہی عشاء کی نماز پڑھنا، **اس طرح دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا فقط کسی شرعی عُذر مثلاً مرض یا سفر وغیرہما کی وجہ سے جائز ہے۔**

(۲) جمع حقیقی (جمع وقتی): یعنی ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں پڑھنا، اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت **جمع تقدیم** ہے یعنی ایک نماز کو اُس کے وقت میں ادا کر کے فوراً بغیر کسی وقفے کے اُس کے بعد والی نماز کو وقت سے پہلے ادا کرنا، مثلاً ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھنا، یا مغرب کے وقت میں عشاء کی نماز پڑھنا، اور دوسری صورت **جمع تاخیر** ہے یعنی ایک نماز کو اُس کے وقت میں جان بوجھ کر اس لئے نہ پڑھنا کہ جب دوسری نماز کا وقت شروع ہو گا تب چھوڑی گئی پہلی نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز ادا کرنا، مثلاً عصر کے وقت میں ظہر پڑھنا یا عشاء کے وقت میں مغرب پڑھنا، جمعِ وقتی کی یہ دونوں صورتیں یعنی تقدیم و تاخیر، فقط حاجیوں کیلئے دورانِ حج میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جائز ہیں یعنی میدانِ عرفات میں شرائط پائے جانے کی صورت میں جمعِ تقدیم کی صورت میں ظہر کے وقت میں عصر ادا کرنا اور مزدلفہ میں جمعِ تاخیر کی صورت میں عشاء کے وقت میں نمازِ مغرب ادا کرنا، اس کے علاوہ کسی بھی شخص کیلئے، کسی بھی جگہ پر، کسی بھی وقت میں، کسی بھی صورت میں دو نمازوں کو حقیقتاً ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے، اگر جمعِ تقدیم کرتا ہے یعنی کسی نماز کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھتا ہے تو اصلاً نماز ہو گی ہی نہیں کہ فرضیتِ نماز کا سبب، نماز کا وقت داخل ہونا ہے اور قبل از وقت نماز پڑھنا محض باطل و ناکارہ

ہے، اور اگر جمع تاخیر کرتا ہے یعنی نماز کو اُس کا وقت گزار کر پڑھتا ہے تو اگرچہ قضاء کے طریقے پر نماز تو ادا ہو جائے گی لیکن بلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر نماز کو قضاء کرنا حرام ہے جس کے سبب شخص مذکور سخت گنہگار ہو گا۔

یہ ہے فقہِ حنفی کے مطابق جمع بینَ الصّلاتَین کی تفصیل، اور یہی امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک ہر دَور میں تمام فقہائے احناف کا مذہب رہا ہے، جن میں امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان اور صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی علیہما الرحمہ بھی شامل ہیں، جس پر ان فقہائے کرام کی عبارات شاہد ہیں، اور **جن احادیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ سے دو نمازوں کو جمع کرنا مروی ہے وہاں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح ایسی موجود ہی نہیں ہے جو جمعِ وقتی (حقیقی) پر دلالت کرے، بلکہ تمام ہی احادیث کو جمع کرنے پر واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں در حقیقت جمعِ صُوری ہی مُراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخّر کر کے ادا فرماتے اور پھر فوراً ہی اگلی نماز کا وقت شروع ہوتے ہی اگلی نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا فرماتے، جس کی وضاحت خود ان ہی احادیثِ مبارکہ میں موجود ہے اور شارحینِ حدیث نے اپنی شروحات میں بھی یہی تحریر فرمایا ہے۔** جب کہ امام شافعی کے نزدیک کسی عُذرِ شرعی مثلاً سفر یا بارش کے سبب جمعِ حقیقی یعنی دو نمازوں کو ملا کر ایک ہی وقت میں ادا کرنا جائز ہے۔

(۲) باقی رہا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے دورانِ سفر دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کے بارے میں امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان اور صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی علیہما الرحمہ کی سوال میں ذِکر کردہ عبارات کی وضاحت، **تو اس عبارت کی وضاحت تو خود صدرالشریعہ نے اپنے فتاویٰ میں فرمائی ہے کہ دورانِ سفر مدینہ بھی**

جہاں تک ممکن ہو فقہِ حنفی پر ہی عمل کیا جائے گا، مذہب سے خُروج نہیں کیا جائے گا اور ہر نماز کو اُس کے وقت میں ہی ادا کیا جائے گا، ہاں اگر فقہِ حنفی پر عمل کرنے کی کوئی صورت ایسی ممکن نہ ہو حتی کہ جمع صُوَرِی کی صورت میں بھی نمازوں کو جمع کرنا ممکن نہ ہو اور نماز کے قضاء ہو جانے کا خوف ہو تو پھر بحالتِ مجبوری، مذہبِ غیر پر عمل کرکے ایک وقت میں دو نمازوں کو پڑھنے کی اجازت ہوگی، جیسا کہ اس دَور میں دَورانِ سفر مدینہ ہوا کرتا تھا کہ بعض اوقات سفر مدینہ میں قافلہ والے ظہر کے وقت یہ اعلان کر دیتے تھے کہ تمام حاجی ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھ لیں عصر کی نماز کے لیے قافلہ نہیں رُکے گا اور اس دَور میں جہاز سے اُتر کر مدینہ مُنوّرہ سے مکّہ مکرّمہ تک کا کئی دنوں پر مشتمل سفر ہوا کرتا تھا جس میں اگر کوئی قافلہ سے پیچھے رہ جاتا تھا تو چور ڈاکو اسے لُوٹ لیتے تھے اور بعض اوقات قتل بھی کر دیتے تھے لہٰذا اس سخت و شدید مجبوری کی وجہ سے مذہب غیر پر عمل کی اجازت دی گئی تھی اور یہ بحالتِ مجبوری، مذہبِ غیر پر عمل کرنے کی اجازت دینا کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے کہ جو فقط امامِ اہلِ سنّت یا صدر الشریعہ نے لکھی ہے بلکہ فقہِ حنفی کی معتبر کُتُب میں ہمارے سینکڑوں سال قبل کے فقہائے کرام اور مشائخ عظام نے بھی اسی طرح کی عبارات تحریر فرما کر بوقتِ ضرورت مذہبِ غیر پر عمل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جن کے حوالہ جات بھی تفصیل سے لکھے جائیں گے۔

تنبیہ: یاد رہے آج کے اس جدید دَور میں سفر مدینہ وغیرہ میں اس طرح کی آزمائش کا کوئی معاملہ نہیں ہے لہٰذا آج کے دَور میں ظہر و عصر کو یا مغرب و عشاء کو ایک ہی وقت میں پڑھنا فقہ حنفی کی رو سے حرام و ناجائز ہی ہے، ہاں البتہ اگر کسی کے ساتھ واقعی دَورِ حاضر میں کبھی پرانے دَور کی طرح سفر میں کوئی ایسا معاملہ پیش ہو

جائے تواُس وقت، بامرِ مجبوری اُس شخص کو مذہبِ غیر پر عمل کرتے ہوئے ایک ہی وقت میں اپنی جان یا مال کی حفاظت کی وجہ سے ایک وقت میں دو نمازوں کی اجازت مل جائے گی لیکن عموماً آج کل ایسا ہونا بہت ہی مشکل ہے۔

دونوں جوابات کے دلائل درج ذیل ہیں:

نمازوں کے اوقات مخصوص ہیں:

چنانچہ نمازوں کے مقررہ اوقات کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا" ❶

ترجمہ: "بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے"۔(کنز الایمان)

مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں علامہ علاؤالدین علی بن محمد بغدادی متوفی ۷۲۵ھ لکھتے ہیں: " وَالكتابُ هُنا بِمعنَى المكتوبِ يعني مكتوبةٌ موقتةٌ فِي أوقاتٍ محدودةٍ فلاَ يجُوزُ إِخراجُها عَن أوقاتِها على أيّ حالٍ كانَ مِن خوفٍ أو أمنٍ"۔❷

یعنی، "یہاں کتاب بمعنی مکتوب ہے یعنی مقررہ اوقات میں فرض ہیں لہٰذا اُن کو اُن کے وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں ادا کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں نہ حالتِ خوف میں اور نہ حالتِ امن میں۔

اسی طرح آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں قاضی ثناءاللہ نقشبندی حنفی متوفی ۱۲۲۵ھ لکھتے ہیں: " مَكتُوباً مفرُوضاً محدُوداً بِالأوقاتِ لا يجُوزُ إِخراجها

---

❶ النساء ٤/ ١٠٣

❷ تفسیر الخازن، سورۃ النساء، تحت الآیۃ ١٠٣، ١/ ٤٢٣

عنھَا مَا أَمکنَ.... یَقتضِی کَونُ الوَقتِ لکُلِّ صلوۃٍ وقتاً عَلی حدۃٍ"❶

یعنی، " نمازیں مکتوب ہیں یعنی مخصوص اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہیں اور ان اوقات کو گزار کر ان نمازوں کو پڑھنا جائز نہیں ہے جہاں تک ممکن ہو سکے (ان اوقات کی پابندی لازم ہے) .... نیز یہ آیتِ مبارکہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر نماز کیلئے علیحدہ علیحدہ وقت ہو"۔

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:" حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى "❷

ترجمہ:" نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی "۔(کنزالایمان)

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں علامہ شیخ اسمٰعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ لکھتے ہیں:" بِالأَداءِ لِوقتِها وَالمُداومۃِ علَیھَا "❸

یعنی، " (نمازوں کی حفاظت کرو) اُن نمازوں کو اُن کے وقت پر ادا کرنے کے ذریعے اور اُن پر ہمیشگی (پابندی، استقامت) کے ذریعے "۔

اسی آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں علامہ ابوالفضل سیّد محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:" دَاوِمُوا علَی أدائِھا لأَوقاتِھا مِن غَیرِ إخلالٍ کما یُنبِیءُ عنہُ صیغۃُ المُفاعَلۃِ المُفیدۃِ للمُبالغۃِ "❹

یعنی، " نمازوں کو بغیر کسی خلل کے اُن کے اوقات میں ادا کرنے پر ہمیشگی (پابندی، استقامت) اختیار کرو، جیسا کہ بابِ مُفاعلہ کے صیغے سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ

---

❶ تفسیر المظھری، سورۃالنساء، تحت الآیۃ ۱۰۳، ۲/ ۴۴۱

❷ البقرۃ ۲/ ۲۳۸

❸ تفسیر روح البیان، سورۃالبقرۃ، تحت الآیۃ۲۳۸، ۱/ ۴۵۹

❹ تفسیر روح المعانی، سورۃالبقرۃ، تحت الآیۃ۲۳۸، ۱/ ۲/ ۷۴۷

مُبالغے کا فائدہ دیتا ہے"۔

میدانِ عرفات میں جمع بینَ الصّلاتَین کی شرائط

میدانِ عرفات میں نو(۹) ذی الحجہ کو نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو وقتِ ظہر میں جمع کرنا ہمارے نزدیک مستحب ہے بشرطیکہ جمع بین الصّلاتَین کی وہ شرائط پائی جائیں جن کا پایا جانا، اُس وقت اور اُس مقام پر نمازوں کو جمع کرنے کیلئے ضروری ہے چنانچہ **جمع بینَ الصّلاتَین کے مستحب ہونے کے بارے میں** شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ لکھتے ہیں: " وازانہاست جمع کردن میان نمازِ ظہر و عصر در وقت بشروطی کہ ذِکر آنہاہم درباب مذکور خواہد آمد"۔ ❶

یعنی، " حج کے مستحبات میں سے ظہر اور عصر کی نمازوں کا ظہر کے وقت ان شرائط کے مطابق جمع کرنا جو بابِ مذکور (بابِ وُقوف) میں ذِکر کی جائیں گی"۔

میدانِ عرفات میں جمع بین الصّلاتَین کی شرائط بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں: " یہ ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اُس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اُسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں"۔ ❷

اور علامہ محمد سلیمان اشرف بہاری حنفی متوفی ۱۳۵۸ھ لکھتے ہیں: "ظہر اور عصر جمع کرنے کی اجازت آج چند شرائط کے ساتھ ہیں: نو (۹) ذی الحج ہو، مقامِ عرفات ہو، نماز جماعت کے ساتھ ہو، جماعت کا امام امیر المؤمنین یا اس کا نائب ہو،

---

❶ حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمۃ الرسالۃ، فصل سیوم، مستحبات حج، ص ٤٨

❷ بہارِ شریعت، حج کا بیان، عرفہ کے وقوف کا بیان، عرفات میں ظہر و عصر کی نماز، نمبر ۱۷، ۱/ ۶/ ۴۵۳

اگر کسی نے امام کے ساتھ نہیں پڑھی، تنہا پڑھی یا اپنی جماعت علیحدہ قائم کی تو اُس کیلئے جمع کرنا ہرگز جائز نہیں.... آج عصر کی نماز قبل از وقت پڑھنا اس وقت جائز ہے جب کہ جمع کی ساری شرطیں پائی جائیں"۔ ❶

اور دارالافتاء النور سے تعلق رکھنے والے جملہ مفتیانِ عظام اور علمائے کرام کے استاد، شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حنفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: "عرفات میں یومِ عرفہ نمازِ ظہر و عصر کو ظہر کے وقت میں جمع کرنا ہمارے نزدیک مستحب ہے جب کہ یہ جمع اُن شرائط کے مطابق ہو جن کا پایا جانا اس وقت اور اس مقام پر جمع بین الصّلاتین کیلئے ضروری ہے..... یہ تو اس صورت میں ہے جب جمع بین الصّلاتین کی شرائط پائی جائیں اور فی زمانہ شرائطِ جمع کا تحقّق مشکل ہے اور شرائط کے تحقق کی صورت میں بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ خیمے اکثر اوقات مسجد سے بہت دُور ہوتے ہیں، کچھ حاجیوں کو بسیں رات میں ہی خیمے تک پہنچادیتی ہیں اور دن میں ازدحام کی وجہ سے بمشکل خیموں تک پہنچا پاتی ہیں، بسا اوقات ایسے بھی دیکھنے میں آیا کہ حاجی راستوں میں ہی بسوں میں مقید ہوتا ہے اور وہ اگر خیمے میں ہے تو وہاں سے نکل کر اقتداءِ امام کیلئے جانا دُشوار اور وہیں پر مائک کی آواز پر اقتداء درست نہیں ہو گی، اور پھر خیمہ دُور ہے تو صحتِ اقتداء کی شرائط متحقّق نہیں تو نماز ہی نہ ہو گی۔ تو ایک مستحب عمل کے حُصول کیلئے عرفہ کے روز میدانِ عرفات میں فرض نماز کا ترک، حماقت کے سوا کچھ نہیں"۔ ❷

---

❶ الحج، ص ۱۲۱

❷ العروۃ فی الحج والعمرۃ المعروف فتاویٰ حج و عمرہ، مناسکِ عرفات، عرفات میں نو ذوالحجہ کو جمع بین الصّلاتین کا حکم، مسئلہ نمبر ۲۰۵/۰۷

کیا رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع فرمایا؟

رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع نہیں فرمایا چنانچہ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ اور امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”«مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ إِلَّا بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا» واللفظ للنسائی“ ❶

یعنی، ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو نمازیں ایک ساتھ جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے مزدلفہ کے، اور اُس دن صبح کی نماز اُس کے وقت سے پہلے ادا فرمائی“۔

رسول اللہ ﷺ نے جمع بین الصلاتین کو گناہِ کبیرہ میں شمار فرمایا:

چنانچہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۹۷ھ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”«مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الكَبَائِرِ»“ ❷

یعنی، ”جس نے بغیر کسی عُذر کے دو نمازوں کو جمع کیا تو بے شک

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الحج، باب متى يصلى الفجر بجمع، برقم ۱۶۸۲، ۱/ ۴۱۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب إستحباب زيادة التغليس إلخ، برقم۱۲۸۹، ۲/ ۹۳۸، سُنَن أبي داؤد، كتاب المناسك، باب الصلاة بجمع، برقم ۱۹۳۴، ۲/ ۳۲۷، سُنَن النسائی، كتاب المواقيت، باب الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة، برقم ۶۰۴، ۱/ ۱/ ۳۲۹

❷ سُنَن الترمذی، أبواب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين فی الحضر، برقم ۱۸۸، ۱۱۴۶

وہ گناہِ کبیرہ کے دروازوں میں سے ایک دروازے سے آیا"۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی جمع بین الصلاتین کو گناہِ کبیرہ میں شمار فرمایا:

چنانچہ امام محمد بن حسن شیبانی حنفی متوفی ۱۸۸ھ اپنی سند سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: " «أَنَّهُ كَتَبَ فِي الآفَاقِ، يَنْهَاهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ، وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيرَةٌ مِنَ الْكَبَائِرِ» " ❶

یعنی، " حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے گورنروں کو خط لکھا، جس میں عوام کو دو نمازوں کو ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایا اور اُنہیں خبر دی کہ ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا، کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے"۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں امام بخاری، اپنی سند سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: " أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ " ❷

یعنی، " بے شک رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ میں سات (۷) اور آٹھ (۸) رکعات نماز ادا فرمائیں، ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ادا فرمایا اور مغرب اور عشاء کو

---

❶ مؤطا إمام مالك، أبواب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين فى السفر والمطر، برقم ۲۰۵، ۱/ ۵۷۲

❷ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب تأخير الظهر إلى العصر، برقم ۵۴۳، ۱/ ۱۳۶

ایک ساتھ ادا فرمایا"۔

جمعِ صُوَری پر مشہور مُحدِّث امام یوسف آفندی زادہ کی صراحت

اس حدیث کی شرح میں علامہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یوسف آفندی زادہ حنفی متوفی ۱۱۶۷ھ لکھتے ہیں: "مِن حَيثُ إنه أخرَ الْمغربَ إلى آخرِ وقتِه فَحِينَ فرغَ منهُ دَخلَ وقتُ العشاءِ وكذٰلكَ أخرَ الظُّهرَ إلى آخرِ وقتِه فلمَّا صلَّاها دَخلَ وقتُ العَصرِ فهٰذا الجْمعُ الذِى قالَ أصحابُنا أنهُ جمعَ فعلاً لا وقتاً" ❶

یعنی، "اس طرح جمع فرمایا کہ نمازِ مغرب کو اُس کے آخری وقت تک مؤخّر فرمایا، پھر جب مغرب ادا کر چکے تو نمازِ عشاء کا وقت داخل ہو گیا، اسی طرح نمازِ ظہر کو اُس کے آخری وقت تک مؤخّر فرمایا، پھر جب نمازِ ظہر ادا فرما چکے تو عصر کا وقت داخل ہو گیا، پس یہ رسول اللہ ﷺ کا نمازوں کو جمع کرنے کا طریقہ تھا جس کے بارے میں ہمارے اصحاب نے فرمایا: یہ دراصل جمعِ فعلی (جمعِ صُوَری) تھا نہ کہ جمعِ وقتی"۔

تنبیہ: اسی حدیثِ پاک کو امام نسائی نے بھی اپنی سند سے روایت کیا ہے جس میں حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے صراحت فرمائی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے نمازِ ظہر کو مؤخّر فرمایا اور نمازِ عصر کو معجّل فرمایا، اسی طرح نمازِ مغرب کو مؤخّر فرما کر نمازِ عشاء کو معجّل فرمایا" ❷ جس کی مزید تفصیل عنقریب آئے گی۔

---

❶ نجاح القاری شرح صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب تأخیر الظهر إلى العصر، برقم ۵۴۳، ۴/ ۶۷۰

❷ سُنَن النّسائی، کتاب المواقیت، باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم، برقم۵۸۵، ۱/ ۱/ ۳۲۳

جمع بین الصلاتین پر مزید احادیثِ مبارکہ

اسی طرح امام بخاری اپنی سند سے حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہمانے فرمایا: " «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلاَةَ المَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ العِشَاءِ» قَالَ سَالِمٌ: «وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ المَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهَا ثَلاَثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ العِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ» " [1]

یعنی، "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب دورانِ سفر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو نمازِ مغرب کو مؤخّر فرماتے یہاں تک کہ اُسے نمازِ عشاء کے ساتھ جمع فرماتے، سالم نے فرمایا: اور حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح فرماتے جب انہیں دورانِ سفر جلدی ہوتی تو نمازِ مغرب قائم فرماتے اور پھر تین رکعات ادا کر کے سلام پھیر دیتے، پھر تھوڑی دیر گزرتی تو عشاء کی نماز قائم فرماتے اور دو رکعات ادا کر کے سلام پھیر دیتے"۔

حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی جمع صُوَری پر صراحت

اسی طرح امام ابوداؤد اپنی سند سے روایت کرتے ہیں: " أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الصَّلَاةُ، قَالَ: سِرْ سِرْ، حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ، صَنَعَ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب هل يؤذن أو يقيم إذا جمع بين المغرب والعشاء، برقم ١١٠٩، ١/ ٢٦٧

مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ، فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ» "❶

یعنی، "حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذّن نے عرض کی: نماز کا وقت ہو گیا، تو حضرت عبد اللہ ابنِ عمر نے فرمایا: چلتے رہو، چلتے رہو، یہاں تک کہ جب شفق کے غائب ہونے میں تھوڑی دیر تھی تو سواری سے اُتر کر نمازِ مغرب ادا فرمائی، پھر انتظار فرمایا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز ادا فرمائی، پھر فرمایا: بے شک جب رسول اللہ ﷺ کو دورانِ سفر جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا، پھر ایک دن اور رات میں تین دن اور رات کی مُسافت طے فرما لیتے"۔

اسی حدیث شریف کو امام ابوداؤد، دوسری سند سے روایت کرتے ہیں:"

حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا "❷

یعنی، "یہاں تک کہ جب شفق کے جانے کا وقت قریب آیا تو سُواری سے اُترے اور مغرب اور عشاء دونوں کو ایک ساتھ ادا فرمایا"۔

اسی طرح امام نسائی، حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں:" حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هَكَذَا» "❸

یعنی، "یہاں تک کہ جب شفق کے غُروب کا آخری وقت تھا، تو سُواری سے

---

❶ سُنَن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين، برقم ١٢١٢، ٢/ ١٢

❷ سُنَن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين، برقم ١٢١٢، ٢/ ١٢

❸ سُنَن النّسائي، كتاب المواقيت، باب الوقت الذي يجمع فيه المقيم، برقم ٥٩١، ١/ ١/ ٣٢٥

نیچے تشریف لائے اور نمازِ مغرب ادا فرمائی اور پھر عشاء اُس وقت قائم فرمائی جب شفق غُروب ہو چکی تھی، تب ہمیں نمازِ عشاء پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بے شک جب رسول اللہ ﷺ کو دورانِ سفر جلدی ہوتی تو ایسا ہی عمل فرماتے "۔

ایک اور سند سے حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں: " «وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ» . ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ» " [1]

یعنی، "اور سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوئی تو سُواری سے نیچے تشریف لا کر نمازِ مغرب ادا فرمائی اور جب شفق غائب ہو گئی تو نمازِ عشاء ادا فرمائی، پھر ہماری طرف رُخ کر کے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں اسی طرح کیا کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کو دورانِ سفر جلدی ہوتی"۔

اسی طرح امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۱ھ حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں: " فَرَاحَ مُسْرِعًا , حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ , فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَمْ يَنْزِلْ , حَتَّى إِذَا أَمْسَى فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ , فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ , فَسَكَتَ , حَتَّى إِذَا كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ , نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ , وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ: «هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا

---

[1] سُنن النّسائی، کتاب المواقیت، باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم، برقم ۵۹۲، ۱/۱/۳۲۶

السَّيْرُ» "❶

یعنی، "حضرت عبد اللہ ابنِ عمر تیز رفتاری سے سفر کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غُروب ہوگیا، پس نماز کیلئے نداء دی گئی لیکن حضرت عبد اللہ ابنِ عمر سُواری سے نہ اُترے، حتیٰ کہ جب اندھیرا ہوگیا تو ہم نے گُمان کیا کہ وہ نمازِ مغرب کو بھول گئے، پھر میں نے عرض کی: نماز، لیکن حضرت عبد اللہ ابنِ عمر خاموش رہے، یہاں تک کہ جب شفق غائب ہونے کے قریب آئی تو سُواری سے نیچے اُتر کر نمازِ مغرب ادا فرمائی، اور جب شفق غائب ہو گئی تو نمازِ عشاء ادا فرمائی، پھر فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں اسی طرح کیا کرتے تھے جب ہمیں دورانِ سفر جلدی ہوتی"۔

امام طحاوی ایک اور سند سے حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں: " حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ , نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا , وَقَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ» "❷

یعنی، "یہاں تک کہ جب شفق غائب ہونے کے قریب تھی تب سُواری سے نیچے اُترے اور دونوں نمازوں کو جمع فرمایا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے جب رسول اللہ ﷺ کو دورانِ سفر جلدی ہوتی"۔

حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی جمعِ صُوری پر صراحت:

حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بھی صراحت فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی نماز کو موَخّر فرما کر دوسری نماز کو مقدّم فرماتے تھے چنانچہ امام نسائی

---

❶ شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب الجمع بین الصلاتین، برقم ۹۸۳، ۱/ ۱۶۳
❷ شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب مواقیت الصلاۃ، برقم ۹۵۰، ۱/ ۱۰۹

روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''«صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا، أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ» '' ❶

یعنی، ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے میں آٹھ رکعات ایک ساتھ پڑھیں اور سات رکعات ایک ساتھ پڑھیں، رسول اللہ ﷺ نے نمازِ ظہر کو آخری وقت میں ادا فرمایا اور نمازِ عصر کو اوّل وقت میں ادا فرمایا، نمازِ مغرب کو آخری وقت میں ادا فرمایا اور نمازِ عشاء کو اوّل وقت میں ادا فرمایا''۔

جمعِ صُوری پر اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صراحت

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی واضح فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر و مغرب کو مؤخّر فرماتے تھے اور عصر و عشاء کو مقدّم فرماتے تھے چنانچہ امام طحاوی روایت فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: '' «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ ، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ» '' ❷

یعنی، ''رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر نمازِ ظہر کو آخری وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے اور نمازِ عصر کو اوّل وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے، اسی طرح نمازِ مغرب کو آخری وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے اور نمازِ عشاء کو اوّل وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے''۔

---

❶ سُنَن النّسائی، کتاب المواقیت، باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم، برقم٥٨٥، ١/١/٣٢٣

❷ شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب مواقیت الصلاۃ، برقم ٩٥٤، ١/ ١١٠

مشہور مُحدّث علّامہ بدر الدین عینی حنفی کی تمام احادیث کے درمیان تطبیق

مشہور مُحدّث شارح بخاری علّامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں: " وَذهبَ أبُو حنيفةَ وأَصحابُه إلى منعِ الجمعِ فِي غَيرِ هٰذَينِ الْمكانَينِ وهُو قَولُ ابنِ مسعُودٍ وسعدِ بنِ أَبِي وقاصٍ وابنِ عُمرَ فِي رِوايةِ أَبِي داودَ وابنِ سيرِينَ وجابرِ بنِ زيدٍ ومكحُولٍ وعَمرِو بنِ دينارٍ والثَّورِي وَالأَسودِ وأَصحابِه وعُمرَ بنِ عبدِ العزيزِ وسالمٍ والليثِ بنِ سعدٍ وقالَ ابنُ أَبِي شَيبةَ فِي مصنَّفِه حَدثنَا وكيعٌ حدّثنَا أَبُو هِلالٍ عَن حَنظلةَ السّدوسِي عنْ أَبِي مُوسى أنه قَالَ "اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ" واسْتدلَّ أَصحابُنا بِمَا رواهُ الْبُخارِي ومسلمٌ عن عبدِ الله بنِ مسعودٍ رضِي اللهُ تعالى عنهُ قَالَ "مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلّىٰ صَلَاةً لِغَيْرِ وَقْتِهَا إلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلّىٰ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا" وَ بِمَا رواهُ مُسلمٌ عن أَبِي قتادةَ "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ أَن يُّؤَخِّرَ صَلَاةً حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ صَلَاةٍ أُخْرٰى" والجوابُ عنْ هٰذه الأَحاديثِ الَّتِي فِيهَا الجَمعُ فِي غَيرِ عَرفةَ وجمعٍ مَا قالهُ الطّحاوِي فِي "شَرحِ مَعانِي الآثَارِ" أَنهُ صلى الله عليه وسلم صلّى الأُولىٰ فِي آخِرِ وقتِهَا والثَّانيةَ فِي أَوّلِ وقتِهَا لا أنّهُ صلّاهُما فِي وقتٍ واحدٍ --- حَملناهُ علَى الجمعِ الصُّورِي حتّىٰ لا يُعارضَ الخبرُ الواحدُ الآيةَ القطعيةَ وهُو قَولُه تعالىٰ "حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى" (البقرۃ ۲/ ۲۳۸) أَي أَدُّوها فِي أَوقاتِها وقَالَ اللهُ تعالىٰ "اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

"(النساء٤/ ١٠٣) أَي فرضاً مَوقُوتاً وَمَا قُلناه هُو العملُ بِالآيةِ والخبرِ" ❶

یعنی، "امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب علیہم الرحمہ، عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے ناجائز ہونے کی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود اور حضرت سعد بن ابی وقاص علیہما الرضوان کا، اور ابو داؤد کی روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا اور یہی قول ہے ابنِ سیرین اور جابر بن زید اور مکحول اور عمرو بن دینار اور ثوری اور اسود اور اُن کے اصحاب علیہم الرحمہ کا اور عمر بن عبد العزیز اور سالم اور لیث بن سعد علیہم الرحمہ کا، اور ابنِ ابی شیبہ نے اپنی "مصنّف" میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "بغیر عُذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گُناہوں میں سے ہے"، اور ہمارے اصحابِ احناف نے اُس حدیث سے استدلال کیا ہے جو بخاری اور مسلم نے حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نماز کو اُس کے وقت کے علاوہ ادا فرماتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے مزدلفہ کے، بے شک رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مزدلفہ میں نمازِ مغرب وعشاء کو جمع فرمایا اور اگلے دن صبح کی نماز اُس کے وقت سے پہلے ادا فرمائی، اور اُس حدیث سے استدلال کیا ہے جو مسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: نیند کی حالت میں کوئی تقصیر نہیں ہے، تقصیر تو جاگنے کی حالت میں ہے کہ نماز کو اتنا مؤخر کیا جائے کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے، اور جن احادیث میں عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ نمازوں کو جمع کرنے کا ذِکر ہے اُن کا جواب

❶ عمدۃالقاری شرح صحیح البخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء، تحت رقم الحدیث ١١٠٦، ٥/ ٤٢٠

وہی ہے جو امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں فرمایا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے پہلی نماز کو اُس کے آخری وقت میں ادا فرمایا اور دوسری نماز کو اُس کے اوّل وقت میں ادا فرمایا، ایسا نہیں ہے کہ دونوں نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا فرمایا..... لہٰذا ہم نے ان تمام احادیث کو جمعِ صُوَری پر محمول کیا ہے تا کہ خبرِ واحد، آیاتِ قطعیات سے نہ ٹکرائے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: "نگہبانی کرو سب نمازوں کی" یعنی انہیں ان کے اوقات میں ادا کرو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے" یعنی مخصوص اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے، لہٰذا ہمارا تمام احادیث کو جمعِ صوری پر محمول کرنا، بیک وقت آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ پر عمل کرنا ہے"۔

خلاصہ کلام اور احناف کا مذہب

ان تمام احادیث کو جمع کرنے پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو جمعِ صُوَری کے طریقے پر جمع فرماتے تھے کہ حقیقت میں تو دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ہی ادا ہوتی تھیں مگر ادائیگی میں صورتاً دونوں نمازیں مل جایا کرتی تھیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی بھی شرعی عُذر کے سبب دو نمازوں کو "جمعِ صُوَری" کے طریقے پر تو جمع کرنا جائز ہے لیکن کسی بھی عُذر کے سبب "جمعِ حقیقی" یعنی دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ **یہی اس ساری بحث کا خلاصہ ہے اور یہی امام اعظم امام ابو حنیفہ سے لے کر آج تک ہر دَور کے تمام ائمہ احناف کا مذہب ہے۔**

چنانچہ محرِّرِ مذہبِ احناف، امام اجل امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی حنفی متوفی ۱۸۹ھ، امام اعظم امام ابو حنیفہ کا قول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " قَالَ أبو

حنيفَة رَحمَه الله: من أَراد أَن يجمع بَين الصَّلَاتَيْنِ بمطرٍ أَوْ سفرٍ أَوْ غَيرِه فليُؤخّر الأُولى مِنهُمَا حَتَّى تكُون فِي آخرِ وَقتهَا ويُعجّل الثَّانِيَةَ حَتَّى يُصلّيهَا فِي أَوّلِ وَقتهَا فَيجمع بَينهمَا فَيكون كُلّ وَاحِدٍ مِنهُمَا فِي وَقتهَا ولا يَنبغِي أَن يجمعَ بَينَ صلَاتَينِ فِي وقتِ صلاةٍ واحدةٍ إِلا الظُّهر والعَصر جَميعاً فإِنَّهُما يُجمعَانِ جميعاً فِي وقتِ الظُّهرِ لِوُقوفِ النَّاسِ بِعرفةَ وَصلَاة الْمغرِب والعِشَاء لَيلةَ جَمعٍ "❶

یعنی، "امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو بارش، سفر یا کسی اور عُذر کے سبب دو نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیے کہ پہلی نماز کو موٴخر کرے یہاں تک کہ وہ اپنے آخری وقت میں ادا ہو اور دوسری نماز کو معجّل کرے یہاں تک کہ اُسے اوّل وقت مین ادا کرے تو صورتاً دونوں جمع ہو جائیں گی لیکن حقیقتاً دونوں میں سے ہر ایک اپنے وقت میں ہی ادا ہو گی، اور ایک نماز کے وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے سوائے اُس ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے کہ جو میدانِ عرفات میں لوگوں کے وُقوف کے سبب ظہر کے وقت میں ایک ساتھ جمع کی جاتی ہیں اور وہ مغرب اور عشاء جو مُزدلفہ کی رات میں جمع کی جاتی ہیں"۔

اسی طرح امام محمد اپنی اسی کتاب میں ایک اور مقام پر امامِ اعظم کا قول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " قَالَ أَبُو حنيفَة رَضِي الله عَنهُ: الْجمع بَين الصَّلَاتَيْنِ فِي السّفر فِي الظّهْر وَالْعصر وَالْمغرب وَالْعشَاء سَوَاء يُؤخر الظّهْر إِلَى اخرِ وَقتهَا ويعجّلُ الْعَصْرَ فِي أَوّلِ وَقتهَا فَيُصَلّي فِي أولِ وَقتهَا وَكَذَلِكَ الْمغربُ وَالْعشَاءُ يُؤَخرُ الْمغربَ إِلَى آخرِ وَقتهَا فَيُصَلّي قَبلَ أَن يَغيبَ

❶ الحجة على أهل المدينة، باب الجمع بين الصلاتين، ١/ ١١٣

الشَّفقُ وَذَلِكَ آخر وَقتهَا وَيُصلي الْعشَاء فِي أول وَقتهَا حِين يغيبُ الشَّفقُ فَهَذَا الْجمعُ بَينهمَا'' ❶

یعنی، '' امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دورانِ سفر، دو نمازوں کو جمع کرنا، چاہے ظہر و عصر میں ہو یا مغرب و عشاء میں، ایک برابر ہے، وہ ایسے کہ نمازِ ظہر کو اُس کے آخری وقت تک مؤخّر کرے اور نمازِ عصر کو اُسکے اوّل وقت میں ادا کرلے، ایسا ہی معاملہ مغرب و عشاء کا ہے کہ نمازِ مغرب کو اُس کے آخری وقت تک مؤخّر کرے اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے پہلے مغرب کے آخری وقت میں اسے ادا کرلے اور نمازِ عشاء کو اُس کے اوّل وقت میں شفق کے غروب ہوتے ہی ادا کرلے، پس یہی جمع بین الصّلاتین کا طریقہ ہے''۔

امام محمد ایک اور مقام پر مزید لکھتے ہیں: '' قُلتُ: أرأيتَ هَل يجمعُ بينَ الصَّلاتَين إلا فِي عرفةَ وجمعٍ؟ قَالَ (أبُو حنِيفةَ): لا يجمعُ بَينَ صَلاتَينِ فِي وقتٍ واحدٍ فِي حضرٍ ولا سفرٍ مَا خَلا عرفةَ والمُزدلفةِ'' ❷

یعنی، ''میں نے عرض کی: میدانِ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میدانِ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ دو نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے چاہے سفر میں ہو یا حضر میں ہو''۔

اسی طرح فقیہ ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۱ھ لکھتے ہیں: ''يَنبغِي للرّجلِ أن يُصلّى الظُّهرَ مؤخّراً لها، وأن يُصلّى العصرَ معجّلاً لها،

---

❶ الحجة على أهل المدينة، باب جمع الصلاة فى السفر، ١/ ١٢٢

❷ كتاب الأصل، كتاب الصلاة، باب مواقيت الصلاة، ١/ ١٤٧

والمغربَ مؤخراً لها والعشاءَ معجلاً لها" ❶

یعنی، " (جو دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے) اُسے چاہیے کہ نمازِ ظہر کو مؤخّر کر کے اُس کے آخری وقت میں ادا کرے اور نمازِ عصر کو معجّل کر کے اُس کے اوّل وقت میں ادا کرے، اسی طرح نمازِ مغرب کو مؤخّر کر کے اُس کے آخری وقت میں ادا کرے اور نمازِ عشاء کو معجّل کر کے اُس کے اوّل وقت میں ادا کرے۔"

اور فقیہ ابواللّیث نصر بن محمد سمرقندی حنفی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں: "قَالَ الشّافعيُ: يجُوزُ الجمعُ بَينَ الظُّهرِ والعصرِ، فِي وقتِ أحدِهما، وبَينَ المغربِ والعشاءِ، فِي وقتِ إحداهُما، بعُذرِ السّفرِ والمطرِ، وعِندنا: لا يجُوزُ الجمعُ بحالٍ منْ هٰذهِ الأحوالِ" ❷

یعنی، " امام شافعی نے فرمایا: سفر اور بارش کے عُذر کے سبب، نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو، دونوں نمازوں میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز ہے، اور اسی طرح نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو، دونوں نمازوں میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز ہے، جب کہ ہمارے (احناف کے) نزدیک کسی بھی صورت میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے"۔

اور امام شمس الدین ابو بکر محمد بن ابی سہل سرخسی حنفی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں: " (وَلا يجمعُ بَين صلاتَينِ فِي وقتِ إحداهُما فِي حضرٍ ولا فِي سفرٍ) مَا خلَا عرفةَ ومُزدلفةَ فإن الحاجَّ يجمعُ بينَ الظُّهرِ والعصرِ بعرفاتٍ فيُؤدّيهمَا فِي وقتِ الظُّهرِ، وبَينَ المغربِ والعشاءِ بمُزدلفةَ فيُؤدّيهمَا فِي وقتِ

---

❶ مختصر الطحاوی، کتاب الصلاۃ، باب المواقیت، ص ٢٤

❷ فتاوی أبو اللّیث سمرقندی المسماۃ بمختلف الروایۃ، کتاب الصلاۃ، باب قول الشافعی علی خلاف قول علمائنا، برقم: ٤١٢/١/١،٢٤٦

العشاءِ" ❶

یعنی، " (حالتِ سفر ہو یا حضر، دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے) سوائے عرفات اور مُزدلفہ کے، کہ بے شک حجاجِ کرام عرفات کے میدان میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کرکے ظہر کے وقت میں ادا کرتے ہیں اور مزدلفہ کے میدان میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع کرکے عشاء کے وقت میں ادا کرتے ہیں"۔

اور امام رضی الدین محمد بن محمد سرخسی حنفی متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں: "وَلا يجمعُ بَينَ صلاتَينِ فِي وقتٍ واحدٍ مَا خَلا بعرفةَ ومُزدلفةَ" ❷

یعنی، " سوائے عرفات اور مُزدلفہ کے، دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے"۔

اور امام قاضی خان حسن بن منصور اُوزجندی حنفی متوفی ۵۹۲ھ لکھتے ہیں: "وَلا يجُوزُ الجمعُ بَينَ الصّلاتَينِ فِي وقتٍ واحدٍ بعُذرٍ مَا عِندنَا إلا صَلاة الظُّهرِ والعصرِ بعرفةَ، والمغرِب والعِشاء بِمُزدلفةَ" ❸

یعنی، " ہمارے نزدیک دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا کسی بھی عُذر کے سبب جائز نہیں ہے، سوائے عرفات کے میدان میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کرنے کے اور مُزدلفہ کے میدان میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع کرنے کے"۔

اور امام زین الدین محمد بن ابی بکر رازی حنفی متوفی ۶۶۶ھ لکھتے ہیں: " وَلا

---

❶ کتاب المبسوط، کتاب الصلاۃ، باب مواقیت الصلاۃ، ۱/ ۱/ ۱۳۸

❷ المحیط الرضوی، کتاب الصلاۃ، باب مواقیت الصلاۃ، فصل: فی الأوقات المستحبۃ، ۱/ ۱۹۸

❸ فتاویٰ قاضی خان علی ھامش الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ۱/ ۷۵

يجمعُ بينَ صلاتَينِ فِي وقتٍ واحدٍ إلا بِعرفةَ ومُزدلفةَ "❶

یعنی، " سوائے عرفات اور مُزدلفہ کے، دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے"۔

اور تاج الشریعہ محمود بن صدرالشریعہ احمد بن جمال الدین عبید اللہ محبوبی حنفی متوفی ۶۷۳ھ لکھتے ہیں:"وَلا يجمعُ فَرضَانِ فِي وقتٍ بِلا حجّ"❷

یعنی، "ایامِ حج کے علاوہ دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے"۔

اور علّامہ شیخ مجد الدین عبداللہ بن محمود موصلی حنفی متوفی ۶۸۳ھ لکھتے ہیں:" وَلا يجمعُ بَينَ صلاتينِ فِي وقتٍ واحدٍ فِي حضرٍ ولا سفرٍ إلا بِعرفةَ وَالمُزدلفةِ "❸

یعنی، " حالتِ سفر ہو یا حضر، دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے سوائے عرفات اور مُزدلفہ کے"۔

اور امام مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب ابنِ ساعاتی حنفی متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:"لا نجمعُ لِسفرٍ أو مطرٍ"❹

یعنی، "ہمارے نزدیک بارش یا سفر کے سبب دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے"۔

علامہ ابنِ ساعاتی کی اس عبارت کے تحت ابنِ ملک عبداللطیف بن عبدالعزیز کرمانی حنفی متوفی ۸۰۱ھ لکھتے ہیں:" الجمعُ بَينَ صلاتي الظُّهرِ والعصرِ، و بَينَ صَلاتَيِ الْمغربِ والعشاءِ لِعُذرِ سفرٍ أو مطرٍ غَيرُ جائزٍ

---

❶ تحفة الملوك، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، الجمع بين الصلاتين، ص۵۸
❷ وقاية الرواية، كتاب الصلاة
❸ المختار للفتوىٰ، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، ص۳۶
❹ مجمع البحرين و ملتقى النيرين، كتاب الصلاة، ص۱۰۷

عندنا خلافاً للشّافعِي" ❶

یعنی، "سفر یا بارش کے عُذر کے سبب، نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کرنا اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع کرنا، ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے بر خلاف امام شافعی کے"۔

اور امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی حنفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں: "مُنعَ عنِ الجمعِ بَینَ صلاتَینِ فِي وقتٍ بعُذرٍ" ❷

یعنی، "کسی بھی عُذر کے سبب دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے سے منع کیا جائے گا"۔

اور امام فرید الدین عالم بن علاء ہندی حنفی متوفی ۷۸۶ھ لکھتے ہیں: " وَلا يجمعُ بَينَ صلاتَينِ فِي وقتِ إحداهُما، لا فِي سفرٍ ولا فِي حضرٍ، مَا خَلا عرفةَ والمُزدلفةِ " ❸

یعنی، " حالتِ سفر ہو یا حضر، دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے سوائے عرفات اور مُزدلفہ کے"۔

اور مُلّا خسرو قاضی محمد بن فراموز حنفی متوفی ۸۸۵ھ لکھتے ہیں: " (لا يجمعُ فرضانِ فِي وقتٍ بالعُذرِ بَل بحجٍ) فإنَ الحاجَّ يَجمعُ بينَ الظُّهرِ والعصرِ فِي وقتِ الظُّهرِ فِي عرفةَ و بَينَ المغربِ والعشاءِ فِي وقتِ العشاءِ فِي المُزدلفةِ " ❹

یعنی، "(کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع نہیں کیا جائے گا سوائے حج

---

❶ شرح ابن ملك على مجمع البحرين و ملتقى النيرين، كتاب الصلاة،تحت قوله: لا نجمع لسفر أو مطر، ق٢٨، مخطوط مصوّر

❷ كنز الدقائق، كتاب الصلاة، بيان أوقات الصلاة، ص١٥٥

❸ الفتاوى التّاتارخانية، كتاب الصلاة، فصل فى المواقيت، بيان فضيلة الأوقات، برقم ١٥١٤، ٢/ ١٣

❹ دُرَر الحكّام شرح غُرر الأحكام، كتاب الصلاة، ص ٥٤

کے) بے شک حجاجِ کرام عرفات کے میدان میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کر کے ظہر کے وقت میں ادا کرتے ہیں اور مزدلفہ کے میدان میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع کر کے عشاء کے وقت میں ادا کرتے ہیں"۔

اور علامہ شیخ ابراہیم حلبی حنفی متوفی ۹۵۶ھ لکھتے ہیں: " **وَلا يَجُوزُ الجمعُ عندنا بَينَ صلوٰتينِ فِي وقتٍ واحدٍ سِوى الظُّهرِ والعصرِ بعرفةَ، والمغربِ والعشاءِ بِمُزدلفةَ** " ❶

یعنی، "ہمارے نزدیک دو نمازوں کو اُن میں سے ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، سوائے عرفات کے میدان میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کرنے کے اور مزدلفہ کے میدان میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع کرنے کے"۔

اور امام زین الدین بن ابراہیم ابنِ نجیم مصری حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں: " **مُنِعَ عنِ الجمعِ بَينهُما فِي وقتٍ واحدٍ بسببِ العُذرِ لِلنُّصوصِ القطعِيةِ بتعيِينِ الأَوقاتِ فلَا يَجُوزُ تركُه إلا بِدليلٍ مثلِه** " ❷

یعنی، "کسی بھی عُذر کے سبب دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، نمازوں کے متعین اوقات کے بارے میں نصوص قطعیہ کے سبب اور ان نصوص کو ترک کرنا جائز نہیں ہے سوائے ان کی مثل دلائل کے"۔

اور علامہ محمد بن عبد اللہ بن احمد تمر تاشی حنفی متوفی ۱۰۰۴ھ لکھتے ہیں: "
وَلا جمعَ بَين فرضَينِ فِي وقتٍ بِعذرٍ فإن جمعَ فَسدَ لَو قدَّمَ وحرُمَ لَو

---

❶ غُنیۃ المستملی شرح مُنیۃالمصلی، فصل: فی صلاۃالمسافر، ص ٤٧٠
❷ البحرالرّائق شرح کنز الدّقائق، کتاب الصلاۃ، قبل باب الأذان، تحت قوله: وعن الجمع بَین الصّلاتین، ١/ ٤٤١

عَكسَ وَإن صحَّ إلا لِحاجٍّ بِعرفةَ ومُزدلفةَ"❶

یعنی، "کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے اگر جمع تقدیم کے طریقے پر جمع کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر جمعِ تاخیر کے طریقے پر جمع کیا تو اگرچہ نماز ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا حرام ہے، سوائے حجاجِ کرام کیلئے میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے"۔

اور علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ لکھتے ہیں:" وَلا يَجمعُ بَينَ فَرضَينِ فِي وقتٍ بعُذرٍ إلا لحاجٍّ بِعرفةَ ومُزدلفةَ "❷

یعنی، "کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، سوائے حجاجِ کرام کیلئے میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے"۔

اور علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۰۹۲ھ اور جماعتِ علمائے ہند لکھتے ہیں:" وَلا يجمعُ بَينَ صلاتَينِ فِي وقتٍ واحدٍ لَا فِي السَّفرِ ولا فِي الْحضرِ بِعُذرٍ مَّا مَا عَدا عرفةَ وَالْمُزدلفةَ"❸

یعنی، "کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، چاہے حالتِ سفر ہو یا حالتِ حضر ہو، سوائے میدانِ عرفات اور مُزدلفہ میں جمع کرنے کے"۔

اور علّامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی حنفی متوفی ۱۱۴۳ھ لکھتے ہیں:"وَلا

---

❶ تنویر الأبصار مع شرحه الدر المختار، کتاب الصلاۃ، قبل باب الأذان، ص ۵۵
❷ نور الإیضاح مع شرحه مراق الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الأوقات، ص ۷۰
❸ الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الأوقات، ۱/ ۵۳

يَجمعُ فرضانِ فِي وقتٍ لعُذرٍ بَل يجمعُ عِندنَا بحجٍّ فَقط "❶

یعنی، " کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ ہمارے نزدیک فقط ایامِ حج میں جمع کرنا جائز ہے"۔

اور مخدوم عبد الواحد سیوستانی حنفی متوفی ۱۲۲۴ھ لکھتے ہیں:" لا جمعَ بَينَ فرضَينِ فِي وقتٍ بعُذرِ سفرٍ ومطرٍ....فإن جمعَ فسدَ لَو قدّمَ الفرضَ علي الْوقتِ وَحرُم لَو عَكسَ أي آخرَهُ عنهُ وَإنْ صحَّ بِطريقِ الْقضاءِ إلا لِحاجِّ بِعرفةَ ومُزدلفةَ"❷

یعنی، "سفر اور بارش جیسے کسی بھی عُذر کے سبب دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے.....اگر فرض نماز کو اُس کے وقت سے مقدّم کرکے جمع کیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر فرض نماز کو اُس کے وقت سے مؤخّر کرکے جمع کیا تو اگرچہ نماز قضا کے طریقے سے ادا ہوجائے گی لیکن ایسا کرنا حرام ہے، سوائے حجاجِ کرام کیلئے میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے"۔

اور علامہ سیّد محمد امین بن عمر ابنِ عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:" لَا يجُوزُ الجمعُ فِي غَير عرفةَ وَ مزدلفةَ؛ لأنَّ أوقاتِ الصّلاةِ قدْ ثبتَتْ بِلا خِلافٍ ، وَلا يجُوزُ إخراجُ صلاةٍ عَن وقتِها إلا بنصٍّ غَيرِ مُحتملٍ؛ إذْ لا يَنبغِي أن يَخرجَ عَن أمرٍ ثابتٍ بأمرٍ مُحتمَلٍ ، هٰذا لا يقُولُ به مَن شمَّ رائحةَ العلمِ "❸

---

❶ نهاية المراد فى شرح هدية ابن العماد، شروط الصلاة، الوقت، ص٤٤٥

❷ فتاوىٰ واحدى، كتاب الصلاة، فائدة، ١/ ٨٠

❸ ردالمحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، مطلب: فى الصلاة فى الأرض المغصوبة إلخ، تحت قوله: محمول على الجمع فعلاً، ٢/ ٥٧

یعنی، ”عرفات اور مُزدلفہ کے علاوہ دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ نمازوں کے اوقات بغیر کسی اختلاف کے ثابت شُدہ ہیں اور کسی نماز کو اُس کے وقت سے خارج کرنا، جائز نہیں ہے سوائے کسی ایسی نص کے جو اپنے غیر کا احتمال نہ رکھتی ہو، جب کہ اپنے غیر کا احتمال رکھنے والی دلیل کے سبب، کسی ثابت شُدہ حکم سے نکلنا جائز نہیں ہے، اور جس شخص نے علم کی خوشبو سونگھی ہو وہ ایسا کبھی بھی نہیں کہے گا“۔

بلکہ خود امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ نے تو جمع بین الصّلاتَین کے عدمِ جواز پر ایک فقیدُ المثال رسالہ ”حَاجِزُ البَحرَیْن الوَاقی عَنْ جَمع الصَّلاتَین“ تحریر فرمایا ہے جس میں قرآن و حدیث اور اقوالِ فقہاء کی روشنی میں قائلینِ جواز کا بھرپور ردّ فرمایا ہے اسی رسالے میں امامِ اہلِ سنّت لکھتے ہیں: ” اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظُہرَین عرفہ وعِشائَین مُزدلفہ کے سوا **دو ۲ نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں**“ [1]

اسی طرح صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں:
”**سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے**، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخّر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری

---

[1] فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، باب الاوقات، رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین، مسئلہ نمبر ۵،۲۸۶/۱۶۰

صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہِ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں" (1)

اور ہمارے اُستادِ محترم، شیخ الحدیث والتفسیر ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حنفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: "ہمارے فقہائے کرام کے مُتون کا اطلاق جمع بین الصّلاتین کے عدمِ جواز پر دلالت کرتا ہے اور مُتون کا اطلاق ہی راجح ہوتا ہے لہٰذا احناف کے نزدیک جمع بین الصّلاتین (جمع وقتی) بہر صورت ناجائز ہے" (2)

امام شافعی کے نزدیک عُذرِ شرعی کے سبب جمع بین الصلاتین جائز ہے

چنانچہ امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ لکھتے ہیں: "فَدلّت سُنّة رسولِ اللهِ صلّى اللهُ علَيه وسلّم على أنّ لِلمُسافرِ أن يجمعَ بَين الظُّهرِ والعصرِ وبَين المَغربِ والعشاءِ فِي وقتِ إحداهُما إن شاءَ فِي وقتِ الأُولى منهُما وإن شاءَ فِي وقتِ الآخرةِ لأَنّ النّبيَّ صلّى اللهُ عَليهِ وسلّمَ جمعَ بَين الظُّهرِ والعصرِ فِي وقتِ الظُّهرِ وجمعَ بَين المغربِ والعشاءِ فِي وقتِ العشاءِ" (3)

---

(1) بہارِ شریعت، نماز کا بیان، نماز کے وقتوں کا بیان، مسئلہ نمبر ۲۰، ۱/ ۴۵۳
(2) الغروۃ فی الحج والعمرۃ المعروف فتاوی حج و عمرہ، جمع بین الصلاتین کا حکم، مسئلہ نمبر ۸، ۳/ ۵۷
(3) الأم، کتاب الصلاۃ، وقت الصلاۃ فی السفر، ۱/ ۱۶۰

یعنی، ’’پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حدیث پاک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسافر کیلئے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو اُن دونوں میں سے ایک نماز کے وقت میں اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو اُن دونوں میں سے ایک نماز کے وقت میں جمع کرنا جائز ہے، چاہے تو پہلی نماز کے وقت میں جمع کرے اور اگر چاہے تو دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے؛ اس لیے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو ظہر کے وقت میں جمع فرمایا اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع فرمایا‘‘۔

اسی طرح امام الحرمین عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف جُوَینی شافعی متوفی ۴۷۸ھ لکھتے ہیں: ’’ **الجمعُ بَین الظُّهرِ والعصرِ وبَین المغربِ والعشاءِ جائزٌ بِشیئَینِ: أحدُهما السَّفرُ والثّانی المَطرُ** ‘‘ (1)

یعنی، ’’نمازِ ظہر و عصر کو جمع کرنا اور نمازِ مغرب و عشاء کو جمع کرنا دو علتوں کی وجہ سے جائز ہے، اُن میں سے ایک سفر ہے اور دوسری بارش ہے‘‘۔

اور امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں: ’’ **یجُوز الجمعُ بَین الظُّهرِ والعصرِ وبَین المَغربِ والعشاءِ تَقدِیماً فِي وقتِ الأُولىٰ أو تأخیراً فِي وَقتِ الثّانیۃِ فِي السَّفرِ الطَّوِیلِ** ‘‘ (2)

یعنی، ’’ سفر طویل میں نمازِ ظہر و عصر کو جمع کرنا اور نمازِ مغرب و عشاء کو جمع کرنا جائز ہے، پہلی نماز کے وقت میں جمع تقدیم کے طور پر ہو یا دوسری نماز کے وقت میں جمع تاخیر کے طور پر ہو‘‘۔

---

(1) نهایة المطلب فی درایة المذهب، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السفر، فصل: فی بیان رخصة الجمع، ٢/ ٤٦٥

(2) روضة الطالبین، کتاب الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین، ١/ ٥٧٢

امامِ اہلِ سنّت اور صدرالشریعہ کی مذکورہ عبارات کی فقہائے احناف کی عبارات کی روشنی میں وضاحت

اب آتے ہیں امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان اور صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی علیہما الرحمہ کی بارگاہ میں، ان دونوں بزرگوں کا مؤقّف تو گزشتہ عبارات میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے کہ **"سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، ہاں اگر عُذرِ سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں"** باقی رہی بات ان دونوں بزرگوں کی سُوال میں ذِکر کردہ عبارت **"سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث بمجبوری ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرلے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنّتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی انھیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشا کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کرلے کہ ان کو عصر و عشا کے ساتھ پڑھوں گا"** میں دورانِ سفر مدینہ، جمعِ وقتی کی اجازت دینے کی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ عباراتِ مذکورہ میں امامِ اہلِ سُنّت اور صدرُ الشّریعہ نے دورانِ سفر، جب نمازوں کو اُن کے اوقاتِ مخصوصہ میں ادا کرنے کی، فقہِ حنفی کے مطابق کوئی بھی صورت نہ بن پائے، حتیٰ کہ جمعِ صُوَری بھی ممکن نہ ہو تو پھر بأمرِ مجبوری مذہبِ غیر پر عمل کرتے ہوئے جمع بین الصّلاتَین کی جمعِ وقتی والی صورت پر عمل کرنے کی اجازت عطا

فرمائی ہے، جیسا کہ اُس دَور میں دَورانِ سفر مدینہ ہوا کرتا تھا کہ بعض اوقات سفر مدینہ میں قافلہ والے ظہر کے وقت یہ اعلان کر دیتے تھے کہ تمام حاجی ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھ لیں عصر کی نماز کے لیے قافلہ نہیں رکے گا اور اس دور میں جہاز سے اتر کر مدینہ مُنورہ سے مکّہ مکرمہ تک کا کئی دنوں پر مشتمل سفر ہوا کرتا تھا جس میں اگر کوئی قافلہ سے پیچھے رہ جاتا تھا تو چور ڈاکو اسے لُوٹ لیتے تھے اور بعض اوقات قتل بھی کر دیتے تھے لہذا اس سخت و شدید مجبوری کی وجہ سے مذہب غیر پر عمل کی اجازت دی گئی تھی اور ان حضرات کا بأمر مجبوری، مذہبِ غیر پر عمل کرتے ہوئے اس طرح نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمانا کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے کہ جو فقہِ حنفی کی معتبر کُتُب میں موجود نہ ہو، بلکہ یہی عبارات ہمارے مُعزز فقہائے احناف کئی صدیوں قبل اپنی کتب میں بیان فرما چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چنانچہ امام زین الدین بن ابراہیم ابنِ نُجیم مصری حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:" وذهبَ الشّافعيُّ وغَيرُه مِن الأَئمةِ إلى جوازِ الجمعِ للمُسافرِ بَين الظُّهرِ وَالعصرِ وَبينَ المَغربِ وَالعشاءِ ، وقدْ شاهدتُ كثيراً منَ النّاسِ فِي الأَسفارِ خُصوصاً فِي سفرِ الحجِّ مَاشينَ علىٰ هٰذا تقلِيداً لِلإمامِ الشّافعيِّ فِي ذلكَ إلا أنّهُم يخلُونَ بِما ذكَرتِ الشّافعيةُ فِي كُتبِهم مِن الشُّروطِ لهُ: شُروطُ التقديمِ ثَلاثةٌ البداءةُ بِالأُولىٰ وَنيةُ الجمعِ بَينهمَا ومحلُّ هٰذه النّيةِ عِندَ التَّحريمِ أَعنِي فِي الأُولىٰ ويجُوزُ فِي أِثنائِها فِي الأَظهرِ ولَو نَوى معَ السّلامِ مِنها جازَ عَلى الأَصحّ وَالمُوالاةُ بأَن لَا يطولَ بَينهما فصلٌ "[1]

---

[1] البحر الرّائق شرح كنز الدّقائق، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، تحت قوله: وعن الجمع بين الصّلاتين، ١/ ٤٤١

یعنی، "اور امام شافعی وغیرہ بعض ائمہ کرام، مسافر کیلئے نمازِ ظہر و عصر اور نمازِ مغرب و عشاء کو جمع کرنے کے جائز ہونے کی طرف گئے ہیں، اور تحقیق میں نے دورانِ سفر بالخصوص حج کے سفر میں بہت سے لوگوں کو اس سلسلے میں امام شافعی کی تقلید کرتے ہوئے اس مسئلے پر عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ کہ وہ لوگ اُن شرائط پر عمل نہیں کرتے جو اس مسئلے میں شوافع نے اپنی کُتب میں تحریر کی ہیں: جمعِ تقدیم کی تین شرائط ہیں: (۱) پہلی نماز سے شروع کرنا (۲) پہلی نماز کی تکبیر کے وقت ہی دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کرنا اور اظہر یہ ہے کہ پہلی نماز کے دوران بھی جمع کی نیّت کرنا، جائز ہے بلکہ اگر پہلی نماز کے سلام پھیرنے سے قبل بھی جمع کی نیّت کر لی تو اصح قول کے مطابق جائز ہے (۳) دونوں نمازوں کا ملا ہوا ہونا اس طور پر کہ دونوں کے درمیان فاصل اجنبی نہ ہو"۔

اور امام سراج الدین عمر بن ابراہیم ابنِ نجیم مصری حنفی متوفی ۱۰۰۵ھ لکھتے ہیں: "وَ جوّزَ الشافعيُّ الجمعَ لِلعُذرِ فإن كانَ جمعُ تقديمٍ شَرطَ فِيه تقديمَ الأُولىٰ ونيةَ الجمعِ قبلَ الفراغِ مِنها وعدمَ الفصلِ بَينهُما بِما يُعدُّ فاصلاً عُرفاً ولمْ يَشترطْ فِي جمعِ التأخيرِ سِوى نيةِ الجمعِ قبلَ خُروجِ وقتِ الأُولىٰ والأفضلُ الأوّلُ للنازِلِ والثانِي للسائرِ وكثيراً ما يَبتلىَ المُسافرُ بِمثلهِ لا سيّما الحاجُّ وَلا بأسَ بِالتقليدِ" [1]

یعنی، "اور امام شافعی نے کسی عُذر کے سبب دو نمازوں کو جمع کرنے کا جائز قرار دیا ہے، پس اگر جمع تقدیم کرے تو شرط لگائی ہے اُس میں پہلی نماز کو مقدّم

---

[1] النهر الفائق شرح كنزالدقائق، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، تحت قوله: وعن الجمع بين صلاتين في وقت واحد بعذر، ١٦٩/١

کرنے کی اور پہلی نماز سے فارغ ہونے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کر لینے کی اور دونوں نمازوں کے درمیان اس طور پر فاصلہ نہ کرنے کی جس کو عُرفاً فاصلہ شمار کیا جاتا ہو اور جمع تاخیر میں فقط پہلی نماز کا وقت نکلنے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کی شرط لگائی ہے اور جو شخص سُواری پر نہ ہو اُس کیلئے جمعِ تقدیم افضل ہے اور سفر کرنے والے کیلئے جمع تاخیر افضل ہے، اور بہت سے مسافر اس طرح کے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں بالخصوص حجاجِ کرام کے تو (اس وقت اس مسئلے میں) امام شافعی کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

اور علامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی حنفی متوفی ۱۱۴۳ھ لکھتے ہیں: "أن كثيراً منَ النّاسِ فِي أسفارٍ لا سيّما سفرِ الحجّ يُقلّدونَ الشّافعيَّ فِي ذلک لكنّهمْ يخلُونَ بِما ذكرتِ الشّافعيةُ فِي كُتبِهِم مِن شُروطِهِ: إن كانَ جمعٌ تقديمٌ شرطَ فِيه تقديمَ الأُولى ونيةَ الجمعِ قبلَ الفراغِ منهَا وعدمَ الفصلِ بَينهمَا بِما يُعدُّ فاصلاً عُرفاً ولَمْ يَشترطْ فِي جمعِ التأخيرِ سِوى نيةِ الجمعِ قبلَ خُروجِ وقتِ الأُولى والأفضلُ الأوّلُ للنّازلِ والثّانِي للسّائرِ وكثيراً ما يَبتلِيَ المُسافرُ بِمثلِهِ لا سيّما الحَاجُّ ولا بأسَ بِالتقليدِ" [1]

یعنی، " دورانِ سفر بالخصوص حج کے سفر میں بہت سے لوگ اس سلسلے میں امام شافعی کی تقلید کرتے ہوئے اس مسئلے پر عمل کرتے ہیں مگر یہ کہ وہ لوگ اُن شرائط پر عمل نہیں کرتے جو اس مسئلے میں شوافع نے اپنی کُتب میں تحریر کی ہیں: پس اگر جمع تقدیم کرے تو شرط لگائی ہے اُس میں پہلی نماز کو مقدّم کرنے کی، پہلی نماز سے فارغ ہونے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کر لینے کی اور دونوں نمازوں

---

[1] نهاية المراد فی شرح هدية ابن العماد، شروط الصلاة، الوقت، ص ٤٤٧

کے درمیان اس طور پر فاصلہ نہ کرنے کی جس کو عُرفاً فاصلہ شمار کیا جاتا ہو اور جمعِ تاخیر میں فقط پہلی نماز کا وقت نکلنے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کی شرط لگائی ہے اور جو شخص سُواری پر نہ ہو اُس کیلئے جمع تقدیم افضل ہے اور سفر کرنے والے کیلئے جمع تاخیر افضل ہے، اور بہت سے مسافر اس طرح کے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں بالخصوص حجاجِ کرام کے تو (اس وقت اس مسئلے میں) امام شافعی کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

اور علامہ سید محمد ابو سعود مصری حنفی متوفی ۱۱۷۲ھ لکھتے ہیں: " فإن كانَ جمعٌ تقديمٌ شرطَ فِيه تقديمَ الأُولى ونيةَ الجمعِ قبلَ الفراغِ مِنها وعدمَ الفصلِ بَينهُما بِما يُعدُّ فاصلاً عُرفاً ولَمْ يَشترطْ فِي جمعِ التأخيرِ سِوى نيةِ الجمعِ قبلَ خُروجِ وقتِ الأُولىٰ والأفضلُ الأَوّلُ للنّازلِ والثّانِي لِلسّائرِ وكثيراً ما يَبتلِيَ المُسافرُ بِمثلِهِ لا سيّما الحاجُّ ولا بأسَ بالتقليدِ لكنْ بِشرط أن يَلتزِمَ جميعَ مَا يُوجبُه ذلكَ الإمامُ " ❶

یعنی، " پس اگر جمع تقدیم کرے تو شرط لگائی گئی ہے اُس میں پہلی نماز کو مقدّم کرنے کی، پہلی نماز سے فارغ ہونے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کر لینے کی اور دونوں نمازوں کے درمیان اس طور پر فاصلہ نہ کرنے کی جس کو عُرفاً فاصلہ شمار کیا جاتا ہو اور جمع تاخیر میں فقط پہلی نماز کا وقت نکلنے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کی شرط لگائی گئی ہے اور جو شخص سُواری پر نہ ہو اُس کیلئے جمع تقدیم افضل ہے اور سفر کرنے والے کیلئے جمع تاخیر افضل ہے، اور بہت سے مسافر

---

❶ فتح المعين على شرح الكنز لملا مسكين، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، تحت قوله: وعن الجمع بين صلاتين بعذر، ۱/ ۱۴۷

اس طرح کے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں بالخصوص حجاجِ کرام کے تو(اُس وقت اس مسئلے میں) امام شافعی کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اُن تمام شرائط کے التزام کے ساتھ جنہیں اُس امام نے واجب کیا ہے"۔

اور مخدوم عبد الواحد سیوستانی حنفی متوفی۱۲۲۴ھ لکھتے ہیں:"**ولا بأسَ بالتقليدِ عندَ الضَّرُورةِ لكنْ بِشرط أَن يَلتزمَ جميعَ ما يُوجبهُ ذلكَ الإمامُ، شُروطُ التقديمِ ثلاثةٌ البداءةُ بالأُولىٰ ونيةُ الجمعِ بَينهُما ومحلُّ هذهِ النّيةِ عِند التحريمِ أَعنِي فِي الأُولىٰ ويجُوزُ فِي أثنائِها فِي الأظهرِ ولَو نَوى معَ السّلامِ مِنها جازَ عَلى الأَصحّ والمُوالاةُ بأَن لا يطولَ بَينهُما فصلٌ**"[1]

یعنی،" بوقتِ ضرورت (امام شافعی کی) تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اُن تمام شرائط کے التزام کے ساتھ جنہیں اُس امام نے واجب کیا ہے، جمع تقدیم کی تین شرائط ہیں: (۱) پہلی نماز سے شروع کرنا (۲) پہلی نماز کی تکبیر کے وقت ہی دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیت کرنا اور اظہر یہ ہے کہ پہلی نماز کے دوران بھی جمع کی نیت کرنا، جائز ہے بلکہ اگر پہلی نماز کے سلام پھیرنے سے قبل بھی جمع کی نیت کرلی تو اصح قول کے مطابق جائز ہے (۳) دونوں نمازوں کا ملا ہوا ہونا اس طور پر کہ دونوں کے درمیان فاصل اجنبی نہ ہو"۔

اور علامہ احمد بن محمد بن اسمٰعیل طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں:" **وجوّزهُ الإمامُ الشّافعيُّ ﷺ تقديماً وتأخيراً والأفضلُ الأوّلُ للنّازلِ والثّانِي للسّائرِ بِشرطٍ أن يُقدّمَ الأُولىٰ وينويَ الجمعَ قبلَ الفراغِ منهَا وعدم الفصلِ بَينهُما بِما يُعدُّ فاصلاً عُرفاً هٰذا فِي جمعِ التقديمِ ولَمْ يَشترطْ فِي**

[1] فتاویٰ واحدی، کتاب الصلاۃ، فائدۃ، ۱/ ۸۰

جمعِ التأخيرِ سِوى نيةِ الجمعِ قبلَ خُروجِ الأُولى وكثيراً ما يَبتلىَ المُسافرُ بمثلِه لاسيّما الحاجُّ ولا بأسَ بِالتقليدِ كما فِي ''البحرِ'' و''النهرِ'' لكنْ بَشرطِ أن يَلتزمَ جميعَ ما يُوجبُه ذلكَ الإمامُ'' ❶

یعنی،'' اور امام شافعی نے جمعِ تقدیم اور جمعِ تاخیر، دونوں کو جائز قرار دیا ہے، اور جو شخص سُواری پر نہ ہو اُس کیلئے جمعِ تقدیم افضل ہے اور سفر کرنے والے کیلئے جمعِ تاخیر افضل ہے، پس اگر جمع تقدیم کرے تو شرط لگائی گئی ہے اس میں پہلی نماز کو مقدّم کرنے کی، پہلی نماز سے فارغ ہونے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کر لینے کی اور دونوں نمازوں کے درمیان اس طور پر فاصلہ نہ کرنے کی جس کو عُرفاً فاصلہ شمار کیا جاتا ہو اور جمع تاخیر میں فقط پہلی نماز کا وقت نکلنے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کی شرط لگائی ہے، اور بہت سے مسافر اس طرح کے مسائل میں مبتلا ہو جاتے ہیں بالخصوص حجاجِ کرام کے تو (اس وقت اس مسئلے میں) امام شافعی کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ''بحر'' ❷ اور ''نہر'' ❸ میں ہے لیکن اُن تمام شرائط کے التزام کے ساتھ جنہیں اُس امام نے واجب کیا ہے''۔

اسی طرح علامہ علاؤالدین محمد بن علی حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ اور علامہ سیّد محمد امین ابنِ عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:'' (وَلا بأسَ بالتقليدِ عندَ الضّرورةِ لكنْ بِشرطِ أن يلتزمَ جميعَ ما يوجبهُ ذلكَ الإمامُ) فقدْ شرطَ الشّافعيُّ لِجمعِ التقديمِ ثلاثةَ شُروطٍ تقديمَ الأُولى ونيةَ الجمعِ قبلَ

---

❶ حاشية الطحطاوى على مراق الفلاح، كتاب الصلاة، ص١٧٩

❷ البحرالرّائق شرح كنز الدّقائق، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، تحت قوله: وعن الجمع بين الصّلاتين، ١/ ٤٤١

❸ النّهر الفائق شرح كنزالدقائق، كتاب الصلاة، قبل باب الأذان، تحت قوله:وعن الجمع بين صلاتين فى وقت واحد بعذر، ١/ ١٦٩

الفراغِ منهَا وعدمَ الفصلِ بينهمَا بِمَا يُعدُّ فاصلاً عُرفاً ولَم يَشترطْ فِي جمعِ التأخيرِ سِوى نيةِ الجمعِ قبلَ خُروجِ الأُولى ويَشترطُ أيضاً أن يقرأَ الفاتحةَ فِي الصلاةِ ولَو مُقتدياً وأَن يُعيدَ الوُضوءَ من مسِّ فرجِه أو أجنبيةٍ ذلكَ مِن الشُّروطِ والأَركانِ المتعلقةِ بذلكَ الفعلِ" (1)

یعنی، "(بوقتِ ضرورت (امام شافعی کی) تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اُن تمام شرائط کے التزام کے ساتھ جنہیں اس امام نے واجب کیا ہے) امام شافعی نے جمع تقدیم کی تین شرائط بیان کی ہیں: پہلی نماز کو مقدم کرنے کی، پہلی نماز سے فارغ ہونے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کر لینے کی اور دونوں نمازوں کے درمیان اس طور پر فاصلہ نہ کرنے کی جس کو عُرفاً فاصلہ شمار کیا جاتا ہو اور جمعِ تاخیر میں فقط پہلی نماز کا وقت نکلنے سے قبل دونوں نمازوں کو جمع کرنے کی نیّت کی شرط لگائی گئی ہے، اور یہ بھی شرط لگائی ہے کہ اگرچہ مقتدی ہو لیکن نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت ضرور کرے گا اور شرمگاہ یا اجنبیہ کو چھونے کی صورت میں وُضو کا اعادہ کرے گا، یہ تمام وہ شرائط وارکان ہیں جو مذکورہ مسئلے سے تعلق رکھتے ہیں"۔

اور خود صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ اپنی مذکورہ عبارت کی وضاحت میں لکھتے ہیں: "ہمارے مذہب میں جمع بین الصّلاتین جائز نہیں، اگر ممکن ہو تو مذہب سے خروج نہ کیا جائے، اور مدینہ طیبہ کے راستے میں بعض دفعہ مجبور ہونا پڑتا ہے، اس مجبوری کے وقت مذہبِ غیر پر عمل کر لے، اور اگر کہیں ایسی ہی مجبوری لاحق ہو تو وہاں بھی اس پر عمل کر سکتے ہیں" (2)

---

(1) ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الصلاة، مطلب: فى الصلاة فى الأرض المغصوبة إلخ، تحت قوله: محمول على الجمع فعلاً، ٢/ ٥٧

(2) فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الاوقات، مسئلہ نمبر ۸۲، ۱/۱/۳۶

اور شیخ الحدیث جامعۃ النّور اور رئیس دارالافتاء النّور ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حنفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ”حنفیہ کے نزدیک جمع بین الصّلاتین بہر صورت ناجائز ہے اور امام شافعی کے ہاں جمع بین الصّلاتین جائز ہے، ہاں ہمارے فقہائے کرام نے بوقتِ ضرورت امام شافعی کے مذہب کی تقلید کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان تمام شرائط کا التزام کرے جنہیں امام شافعی نے واجب کیا ہے (ملخصًا)“۔ (1)

نوٹ: فقہِ حنفی میں جمع بین الصّلاتین کے عدمِ جواز کی مزید تفصیل کیلئے اسی موضوع پر امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضاخان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ کے تحریر کردہ تحقیقی و تفصیلی رسالے "حَاجِزُ الْبَحرَیْن الْوَاقی عَنْ جَمعِ الصَّلَاتین" کا مطالعہ کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ: ابو عاطف المفتی محمد آصف حنیف العطّاری النّعیمی

دار الإفتاء

جمعیة إشاعة أهل السنة (باكستان)، كراتشي

۹ جمادی الاوّل ۱٤٤٦ھ . ۱۲ نومبر ۲۰۲٤م

TF-1988

الجواب صحیح

الدكتور المفتي محمد عطاء الله النّعيمي

شيخ الحديث جامعة النّور ورئيس دار الإفتاء النّور

جمعية إشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشي

---

(1) الفروۃ فی الحج والعمرۃ المعروف فتاویٰ حج و عمرہ، جمع بین الصلاتین کا حکم، مسئلہ نمبر ۸، ۳/۵۷

تصدیقات

الجواب صحيح

المفتي محمد جنيد العطاري المدني

دار الإفتاء

جمعية إشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشي

الجواب صحيح

المفتي شهزاد العطاري المدني

دار الإفتاء

جمعية إشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشي

الجواب صحيح

المفتي مهتاب أحمد النّعيمي

دار الإفتاء

جمعية إشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشي

الجواب صحيح

أبو ثوبان المفتي محمد كاشف مشتاق العطاري النّعيمي

دار الإفتاء

جمعية إشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشي

الجواب صحيح

أبو الضياء المفتي محمد فرحان القادري النّعيمي

رئيس دار الإفتاء الضيائيه ،كراتشي

الجواب صحيح

أبو حمزة المفتي محمد عمران المدني النّعيمي

دار الإفتاء الهادي، گارڈن و یسٹ، کراتشي

الجواب صحيح

المفتي عرفان المدني النّعيمي

رئيس دار الإفتاء الضيائيه ،كراتشي

الجواب صحيح

أبو آصف المفتي محمد كاشف المدني النّعيمي

دار الإفتاء الهادي، گارڈن و یسٹ، کراتشي

الجواب صحيح

المفتي محمد قاسم القادري الأشرفي النّعيمي

شيش جراه ببلدة بريلي الشريفه

غوثيه دار الإفتاء كاشي فور اتراكند، الهند

الجواب صحيح

المفتي جلال الدين أحمد الأمجدي النّعيمي

خادم جامعه گلشن فاطمه للبنات، پیپل گاؤں،

نائیگاؤں، ضلع ناندیر مهاراشٹر، الهند

الجواب صحیح

المفتی شکیل اختر القادری النّعیمی

شیخ الحدیث بمدرسة اللبنات

کرناٹک، إنڈیا

الجواب صحیح

المفتی عبدالرحمن القادری

دارالإفتاء غریب نواز

لمبی جامع مسجد، ملاوی وسطی، افریقه

الجواب صحیح

أبو أسید المفتی عبید رضا مدنی

رئیس مرکزی دارالإفتاء اهلسنّت،

عیسیٰ خیل، ضلع میانوالی

الجواب صحیح

المفتی محمد سجاد عثمان النّعیمی

دارالإفتاء الضیائیه ،کراتشی

مآخذومراجع

ترجمۃ القرآن

(۱) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، امام اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ

كتب التفسير

(٢) تفسير الخازن، للعلامة علاؤالدين علی بن محمد البغدادی متوفی٧٢٥ھ مطبوعة:
دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م
(٣) تفسير روح البيان، للعلامة الشيخ اسمٰعيل حقی الحنفی متوفی ١١٣٧ھ، مطبوعة:
دار إحياء التراث العربی، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠١م
(٤) تفسير المظهری، للقاضی ثناءالله نقشبندی الحنفی متوفی١٢٢٥ھ، مطبوعة:
دار إحياء التراث العربی، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م
(٥) تفسير روح المعانی، للعلامة ابوالفضل سيّد محمود آلوسی الحنفی متوفی١٢٧٠ھ ، مطبوعة: دار إحياء التراث العربی، بيروت، الطبعة الأولى١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م

كتب الحديث

(٦) مؤطا إمام مالك، للإمام أبی عبدالله محمد بن حسن الشيبانی الحنفی متوفی ١٨٨ھ ، مطبوعة: دار القلم، دمشق، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ھ / ٢٠٠٥م
(٧) صحيح البخاری، للإمام أبی عبدالله محمد بن إسمٰعيل البخاری متوفی٢٥٦ھ، مطبوعة:
دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة ١٤٢٠هـ -١٩٩٩م
(٨) صحيح مسلم، للإمام أبی الحسين مسلم بن حجاج القشيری متوفی ٢٦١ھ ، مطبوعة:
دار الكتب العلمية، بيروت
(٩) سنن أبی داؤد، للإمام أبی داؤد سليمان بن الأشعث السجستانی متوفی٢٧٥ھ ، مطبوعة:
دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ - ١٩٩٧م
(١٠) سنن الترمذی، للإمام أبی عيسیٰ محمد بن عيسیٰ الترمذی متوفی ٢٩٧ھ ، مطبوعة:
دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠٠م
(١١) سنن النسائی، للإمام أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی متوفی ٣٠٣ھ ، مطبوعة:
دار الفكر، بيروت، الطبعة ١٤١٩هـ - ١٩٩٩م
(١٢) شرح معانی الآثار، للإمام أبی جعفر أحمد بن محمد الطحاوی الحنفی متوفی٣٢١ھ ، مطبوعة: عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤هـ -١٩٩٤م

(١٣)عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعلامة بدر الدین أبی محمد محمود بن أحمد العینی الحنفی متوفی٨٥٥ھ ، مطبوعة: دارالفکر، بیروت، الطبعةالأولی١٤٢١٨ھ-١٩٩٨م

(١٤)نجاح القاری شرح صحیح البخاری، للعلامة أبی محمد عبدالله بن محمد بن یوسف آفندی زاده الحنفی متوفی ١١٦٧ھ ، مطبوعة: دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی١٤٤٣ھ- ٢٠٢١م

کتب الفقه

(١٥)الحجة علی أهل المدینة، للإمام أبی عبدالله محمد بن حسن الشیبانی الحنفی متوفی ١٨٨ھ ، مطبوعة: عالم الکتب، بیروت، الطبعة الأولی ١٤٢٧ھ-٢٠٠٦م

(١٦)کتاب الأصل، للإمام أبی عبدالله محمد بن حسن الشیبانی الحنفی متوفی ١٨٨ھ ، مطبوعة: عالم الکتب، بیروت، الطبعة الأولی ١٤١٠ھ-١٩٩٠م

(١٧)مختصر الطحاوی، للإمام أبی جعفر أحمد بن محمد الطحاوی الحنفی متوفی٣٢١ھ ، مطبوعة: دارإحیاءالعلوم، بیروت، الطبعةالأولی ١٤٠٦ھ- ١٩٨٦م

(١٨)فتاوی أبواللیث سمرقندی المسماة بمختلف الروایة، للفقیه أبی اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی متوفی٣٧٥ھ ، مطبوعة: المکتبةالرشیدیة، اکوره ختك

(١٩)کتاب المبسوط ، للإمام شمس الدین أبی بکر محمد بن أبی سهل السرخسی الحنفی متوفی ٤٨٣ھ ، مطبوعة: دارالفکر، بیروت، الطبعة ١٤٢١ھ- ٢٠٠٠م

(٢٠)المحیط الرضوی، للإمام رضی الدین محمد بن محمد السرخسی الحنفی متوفی ٥٧١ھ ، مطبوعة: دارالکتب، بشاور

(٢١)فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندیة، للإمام قاضی خان حسن بن منصور الأوزجندی الحنفی متوفی ٥٩٢ھ ، مطبوعة: دارالمعرفة، بیروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣ھ-١٩٧٣م

(٢٢)تحفة الملوك، للإمام زین الدین محمد بن أبی بکر الرازی الحنفی متوفی ٦٦٦ھ ، مطبوعة: دارالبشائر الإسلامیة، بیروت، الطبعةالأولی١٤١٧ھ-١٩٩٧م

(٢٣)وقایةالروایة، لتاج الشریعة محمود بن صدرالشریعة أحمد بن جمال الدین عبیدالله المحبوبی الحنفی متوفی ٦٧٣ھ ، مطبوعة: المکتبةالإمدادیة، ملتان

(٢٤)المختار للفتویٰ، للعلامة الشیخ مجد الدین عبدالله بن محمود الموصلی الحنفی متوفی٦٨٣ھ ، مطبوعة: مکتبةنزار المصطفی الباز، مکةالمکرمة، الطبعةالأولی ١٤١٨ھ- ١٩٩٧م

(۲۵)مجمع البحرين و ملتقى النيرين، للإمام مظفرالدين أحمد بن على بن ثعلب ابن الساعاتى الحنفى متوفى۶۹٤ھ ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى۱٤۲٦ھ- ۲۰۰۵م
(۲٦)كنز الدقائق، للإمام أبي البركات عبدالله بن أحمد النسفى الحنفى متوفى۷۱۰ھ ، مطبوعة: دار البشائر الإسلامية، بيروت، الطبعةالأولى ۱٤۳۲ھ-۲۰۱۱م
(۲۷)الفتاوى التاتارخانية، للإمام فريد الدين عالم بن العلاء الهندى الحنفى متوفى ۷۸٦ھ ، مطبوعة: المكتبةالفاروقية، كوئته، الطبعةالأولى ۱٤۳۱ھ- ۲۰۱۰م
(۲۸)شرح ابن ملك على مجمع البحرين و ملتقى النيرين، لابن ملك عبداللطيف بن عبدالعزيز الكرمانى الحنفى متوفى ۸۰۱ھ ، مخطوط مصوّر
(۲۹)درر الحكام شرح غررالأحكام، لملا خسرو قاضى محمد بن فراموز الحنفى متوفى ۸۸۵ھ، مطبوعة: مير محمد كتب خانه، كراتشى
(۳۰)غنية المستملى شرح منيةالمصلى، للعلامة الشيخ إبراهيم الحلبى الحنفى متوفى۹۵٦ھ ، مطبوعة: المكتبةالنعمانية، كوئته
(۳۱)البحرالرائق شرح كنز الدقائق، للإمام زين الدين بن إبراهيم ابن نجيم المصرى الحنفى متوفى ۹۷۰ھ ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى۱٤۱۸ھ-۱۹۹۷م
(۳۲)تنوير الأبصار مع شرحه الدرالمختار، للعلامة محمد بن عبدالله بن أحمد التمرتاشى الحنفى متوفى۱۰۰٤ھ ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى ۱٤۲۳ھ-۲۰۰۲م
(۳۳)النهر الفائق شرح كنزالدقائق، للإمام سراج الدين عمر بن إبراهيم ابن نجيم المصرى الحنفى متوفى ۱۰۰۵ھ ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى۱٤۲۲ھ- ۲۰۰۲م
(۳٤)نورالإيضاح مع شرحه مراق الفلاح، للعلامة حسن بن عمار الشرنبلالى الحنفى متوفى ۱۰٦۹ھ ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى ۱٤۱۵ھ- ۱۹۹۵م
(۳۵)الدُرالمختار،للعلامة علاؤالدين محمد بن على الحصكفى الحنفى متوفى۱۰۸۸ھ، مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت، الطبعةالأولى۱٤۲۳ھ-۲۰۰۲م
(۳٦)الفتاوى الهندية، للعلامة نظام الدين الحنفى متوفى۱۰۹۲ھ و جمعية عُلماء الهند ، مطبوعة: دارالمعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ھ- ۱۹۷۳م
(۳۷)نهايةالمراد فى شرح هدية ابن العماد، للعلامة عبدالغنى بن اسمٰعيل النابلسى الحنفى متوفى۱۱٤۳ھ ، مطبوعة: دار ابن حزم، بيروت، الطبعةالثانية ۱٤۲۵ھ- ۲۰۰٤م

(۳۸)فتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین، للعلامة سید محمد أبی سعود المصری الحنفی متوفی ۱۱۷۲ھ، مطبوعة: مکتبة العجائب لزخر العلوم، کوئٹہ

(۳۹)حیات القلوب فی زیارة المحبوب، شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی متوفی ۱۱۷۴ھ، مطبوعہ: ادارۃ المعارف، کراچی، سن طباعت ۱۳۹۱ھ- ۱۹۷۱م

(٤٠)فتاویٰ واحدی، للمخدوم عبدالواحد السیوستانی الحنفی متوفی ۱۲۲٤ھ، مطبوعة: گیلانی الیکترک، لاھور، الطبعة الأولی ۱۳٤٦ھ- ۱۹۲۷م

(٤١)حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، للعلامة أحمد بن محمد بن أسمٰعیل الطحطاوی الحنفی متوفی ۱۲۳۱ھ، مطبوعة: دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۲۲ھ- ۲۰۰۲م

(٤٢)ردالمحتار علی الدرالمختار، للعلامة سید محمد أمین ابن عابدین الشامی الحنفی متوفی ۱۲٥۲ھ، مطبوعة: دارالمعرفة، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۲۰ھ- ۲۰۰۰م

(۴۳)فتاویٰ رضویہ، امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۴۴)الحج، علامہ محمد سلیمان اشرف بہاری حنفی متوفی ۱۳۵۸ھ، مطبوعہ: قطب مدینہ پبلشرز، کراچی

(۴۵)بہار شریعت، صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی

(۴۶)فتاویٰ امجدیہ، صدرالشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ، مطبوعہ: مکتبہ رضویہ، کراچی، الطبعۃ السادسہ ۱۴۴۱ھ-۲۰۱۹م

(۴۷)الغروۃ فی الحج والعمرۃ المعروف فتاویٰ حج وعمرہ، شیخ الحدیث رئیس دارالافتاء النور ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حنفی مدظلہ العالی، مطبوعہ: جمعیت اشاعت اہل سنت، کراچی، مطبوعہ: ۱۴۲۷ھ- ۲۰۰۷م

کتب الشوافع

(٤٨)الأم، للإمام أبی عبدالله محمد بن إدریس الشافعی متوفی ۲۰٤ھ، مطبوعة: دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۲۳ھ-۲۰۰۲م

(٤٩)نهایة المطلب فی درایة المذهب، لإمام الحرمین عبدالملک بن عبدالله بن یوسف الجُوَینی الشافعی متوفی ٤۷۸ھ، مطبوعة: دارالمنهاج، جدّة، الطبعة الأولی ۱٤۲۸ھ-۲۰۰۷م

(٥٠)روضة الطالبین، للإمام أبی ذکریا یحیی بن شرف النووی الشافعی متوفی ٦۷٦ھ، المکتبة التوفیقیة، القاهرة

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مولف

حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتعدد علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کرکے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔